بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd. No. ...

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۸ | شمارہ ۴۶

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر
خورشید احمد ...

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ر نبوت (نومبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ۶ر نبوت کی اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرم محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۱ر نبوت۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع جملہ بچگان بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ البتہ محترمہ بیگم صاحبہ کو مورخہ ۹ $\frac{11}{69}$ کو گھر میں سیڑھیوں سے گر جانے سے دائیں پاؤں، دائیں بازو کی کلائی اور کولہے پر سخت چوٹ آئی ہے۔ ہڈی کو نقصان نہیں پہنچا البتہ درد اور بے چینی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ کو اپنے فضل سے شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

★ — الحمد للہ کہ رمضان شریف شروع ہو چکا ہے ہر دو مساجد میں نماز تراویح، درس حدیث نیز مسجد اقصیٰ میں بعد نماز ظہر تا عصر درس القرآن کا انتظام کیا گیا ہے۔ مفصل اندر ملاحظہ فرمائیں۔

۲ر رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۹ھ — ۱۳ر نبوت سنہ ۱۳۴۸ ہش — ۱۳ر نومبر سنہ ۱۹۶۹ء

راٹھ (یو۔پی) میں کامیاب احمدیہ صوبائی کانفرنس

کانفرنس کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام

وزیر قانون یو۔پی سری سوامی پرشاد سنگھ نے جلسہ کی صدارت کی

مقامی کثیر التعداد غیر مسلم دوستوں کے علاوہ یو۔پی کے سینکڑوں احمدی نمائندگان نیز کلکتہ اور قادیان کے احباب کی شرکت

پیشوایان مذاہب کے متعلق غیر مسلم ودوانوں اور علمائے سلسلہ کی پر مغز واہم تقاریر

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے کارکن دفتر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش میں احمدیہ کانفرنسوں کا سلسلہ گذشتہ چار سال سے شروع ہے۔ نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی کے فیصلہ کے مطابق امسال کانفرنس کے لئے راٹھ ضلع ہمیر پور علاقہ بندھیل کھنڈ کا مقام تجویز کیا گیا۔ انعقادِ کانفرنس کے لئے ۲۲-۲۳ر اکتوبر (اخاء ۱۳۴۸ ہش) کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔

مجلس استقبالیہ

اس مجوزہ کانفرنس کے جملہ انتظامات کی تکمیل کے لئے ایک مجلس استقبالیہ کا قیام عمل میں آیا جو یو۔پی کی بعض چیدہ چیدہ جماعتوں کے نمائندگان پر مشتمل تھی۔ جس کے صدر مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ دہلی اور سیکرٹری مکرم انوار محمد صاحب احمدی آف راٹھ مقرر ہوئے۔

جلسہ کا اعلان

کانفرنس کی تشہیر کے لئے گاہے گاہے اخبار "بدر" میں اعلانات کے ذریعہ احباب جماعت کو شرکت کی دعوت اور تحریک کی جاتی رہی۔ علاوہ ازیں، مقامی طور پر بڑے بڑے پوسٹر اردو اور ہندی میں شائع کر کے قصبہ راٹھ اور یو۔پی کے دیگر اہم شہروں میں چسپاں کئے گئے۔ بڑے پوسٹروں کے علاوہ ہینڈبل کثیر تعداد میں تقسیم کئے گئے مقامی طور پر دو روز باقاعدہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ پورے قصبہ میں منادی کی جاتی رہی۔ اس طور پر کانفرنس کے انعقاد کا چرچا ہر کس وناکس کی زبان پر جاری تھا۔

راٹھ ضلع ہمیر پور علاقہ بندھیل کھنڈ میں احمدیت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار

جس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہوئی اس وقت کی حالت کا پورا پورا نقشہ حضور اقدس کے مندرجہ بالا اشعار سے ظاہر ہے۔ اہل دانش خود سمجھ سکتے ہیں وہ شخصیت جس کا نام خود قادیان میں لوگ نہ جانتے تھے یو۔پی کے پچھڑے اس علاقہ میں آپؑ کی تعلیمات کا عروج پانا اور آپؑ کے معتقدین کا کثیر تعداد میں پیدا ہو جانا تائید الٰہی اور آپؑ کی صداقت کا ایک واضح ثبوت ہے (بوجہ عدم گنجائش اس کی پوری تفصیل کسی اور موقعہ پر عرض کی جائے گی)

مہمانوں کی آمد

یوں تو صوبائی کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے راٹھ میں مقررہ تاریخوں سے پہلے ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ لیکن ۲۱ر اخاء ۱۳۴۸ ہش بمطابق ۲۱ر اکتوبر ۱۹۶۹ء کا دن خصوصیت کے ساتھ اہل راٹھ کے لئے اور ضلع ہمیر پور کیلئے بہت ہی بابرکت اور مقدس دن تھا جب قادیان سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان مع عزیزم مرزا کلیم احمد سلمہ ... راٹھ رونق افروز ہوئے۔ آپ کے ہمرکاب مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب فاضل مبلغ یادگیر میسور اسٹیٹ۔ اور یہ عاجز منظور احمد تھے۔ نیز حافظ بلال احمد صاحب آف کلکتہ بھی راستہ میں کانپور مل گئے۔

راٹھ بس اسٹینڈ پر جیسے ہی اہل راٹھ نے آپ کا اور جملہ مہمانوں کا شایانِ شان استقبال کیا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۹ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

تنویرِ قلب کیلئے عُمدہ مہینہ

ملفوظات سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

"شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ **تنویرِ قلب** کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور **صوم** تجلّی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفسِ امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلّی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اُس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔"

(ملفوظاتِ جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

ہفت روزہ بدر قادیان!
مورخہ ۱۳ر نبوت ۱۳۴۸ ہش

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ

رمضان شریف اپنی تمام برکتوں کے ساتھ شروع ہوگیا۔ خدا کا شکر ہے ہماری زندگیوں میں یہ مبارک ایام ایک بار پھر آئے۔ اس مہینہ کی بھی عجیب نرالی بلند شان ہے۔ یوں تو ان دنوں میں بھی سورج معمول کے مطابق طلوع ہوتا اور معمول کے مطابق ہی غروب ہوتا ہے۔ اور رات اور دن کا سلسلہ بھی حسبِ سابق ہی چلتا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہلالِ رمضان کے اُفقِ آسمان پر نمودار ہوتے ہی ایک خاص قسم کا نُور اور سرور اور غیر معمولی برکتیں چاروں طرف پھیل جاتی ہیں۔ جس کی کیفیت الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں اسے مومنوں کی رُوحیں ہر سال ہی محسوس کرتی اور اس کی حقیقت کو پہچانتی ہیں۔۔۔ چاند دیکھتے ہی کچھ عجیب قسم کی نئی زندگی کا آغاز ہوجاتا ہے۔ طبائع میں خاص قسم کی حرکت پیدا ہوجاتی ہے۔ اور بے اختیار کچھ حاصل کر لینے کی طرف رغبت ہونے لگتی ہے۔

اس معنوی کیفیت کے ساتھ ساتھ رمضان شریف کی برکتوں کی ظاہری علامات میں سے مساجد میں تراویح کے انتظام، گھروں میں سحری اور پھر افطاری کی تیاریاں، ہر طرف نئے جذبہ اور اشتیاق و محبّت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کریم کی رُوح پرور صدائیں، فرض نمازوں کے التزام کے ساتھ نوافل کا تعاہد بڑھ جاتا ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق فی الواقع مومنوں کی راتیں زندہ ہوجاتی ہیں۔ اور مبارک ایام میں اس کی بارگاہِ عالی سے ہمہ قسم کی دُنیوی حاجات و ضروریات سے لے کر اس کے قُربِ خاص کے سوال تک عاجزانہ دُعاؤں کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ یوں تو اس کی بارگاہِ عالی ہر وقت ہی اپنے عاجز بندوں کی دُعاؤں کو سُنتی اور انہیں درجہ قبولیت بخشتی ہے۔ لیکن ان مبارک ایام میں اس کی رحمت نسبتاً زیادہ جوش میں آجاتی ہے۔

یہ جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ

"رمضان کا آغاز ہو جانے پر جنّت کے دروازے کھل جاتے اور دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیریں ڈال دی جاتی ہیں۔"

تو اس سے مراد ایسا ہی پُرکیف ماحول ہے جو رمضان کی آمد پہ مومنوں کی جماعت اور ان کے رُوحانی معاشرے میں پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ وہ موقعہ ہوتا ہے کہ نیکی کرنے والے کو نیکی میں قدم تیز کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔ اور بدی اور گُناہ سے بچنے کے مواقع بڑھ جاتے ہیں۔ اسی پاکیزہ ماحول کا نتیجہ ہے جسے قرآن کریم میں لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ کے مبارک الفاظ میں واضح کیا گیا ہے۔ یعنی روزوں کی فرضیت امت کے افراد کیلئے محض اسلئے ہے کہ تا اس سے ان کا تقویٰ مکمل ہو۔۔۔!!

تقویٰ اللہ کیا ہے؟ یہی کہ انسان کو خدا کی معرفت حاصل ہو جائے۔ معرفتِ الٰہی کا ہی نتیجہ ہے کہ مومن بندہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی صحیح رنگ میں کرسکتا ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ روزے تنویرِ قلب کا ذریعہ ہیں۔ بلا شبہ جس شخص کے دِل میں روشنی اور جلا پیدا ہوگئی اور اُسے نُور میسّر آگیا تو اس کے لئے تو رُوحانی اور جسمانی ترقیات کے دروازے کُھل گئے۔ اور یہی وہ پاکیزہ زندگی ہے جو روزے انسان کو عطا کرتے ہیں۔۔۔!!

چونکہ روزہ دار روزے کے التزام سے بھوک، پیاس اور دیگر انسانی ضروریات کا ذاتی تجربہ کر لیتا ہے۔ اس سے اسے اپنے طور پر دنیا میں ہزاروں ہزار ایسے بندگانِ خدا کی تنگ حالی اور ناداری کے سبب فاقہ کشی کا احساس ہو جاتا ہے۔ تو اس سے ایک طرف اس کے دِل میں اپنی ذات پر خدا تعالیٰ کے عظیم احسانات دیکھ کر جذبۂ شکر پیدا ہوتا ہے کہ خدایا تیرا شکر ہے کہ مَیں ایسی محتاجی سے دوچار نہیں ہُوا۔ اور ساتھ ہی اس کے دِل میں بنی نوع کی سچّی ہمدردی اور حقیقی خیر خواہی کی طرف توجہ کرنے کا موقع ملتا ہے کہ اپنے دائرہ کے لحاظ سے اُن کی غُربت اور ناداری کو دُور کرنے کی کوشش کرے۔ اور اسی مناسبت سے اسلام نے پہلے ہی روزہ دار کو روزے کے التزام کے ساتھ ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کی بھی ترغیب دی ہے۔ تا جو جذبۂ صادقہ ذاتی تجربہ کے نتیجہ میں اس کے دِل میں پیدا ہو اُسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اس کے ذریعہ محتاج اور قابلِ امداد بھائیوں کی مدد کا رستہ بھی کھل جائے۔ گویا رمضان انسانی برادری کے رشتوں کو محبت۔ الفت اور ہمدردی کے زیادہ مضبوط بندھنوں میں مزید پختگی پیدا کرنے کے لئے آتا ہے۔ جو لوگ اس خاص قسم کی خدمتِ خلق کی طرف توجہ کرتے ہیں وہ ان ایام سے بہت کچھ رُوحانی فائدہ حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کی حالت وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ کے مطابق ہوتی ہے کہ خدا کی محبّت حاصل کرنے کے لئے بے دریغ مال خرچ کرتے ہیں۔

مقدس بانیٔ اسلام صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مبارک وجود انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں احسن نمونہ ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں احادیث میں آتا ہے کہ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَجْوَدُ النَّاس تھے لیکن ماہِ صیام میں تو حضُور کی جُود و سخا کی کمیّت و کیفیّت اس قدر بڑھ جاتی کہ تیز آندھی اس کے مقابلہ میں کیا ہوگی جس کے سبب کونے کونے میں ہَوا پہنچ جاتی ہے۔

پھر روزہ کی ظاہری صورت اور اس کی شرائط پُورا کرنے کے ساتھ روزہ دار کو وہ تاکید بھی ہمہ وقت ملحوظِ خاطر رہنی ضروری ہے۔ جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"جو کوئی جھوٹ بولنے اور ناواجب کام کرنے سے پرہیز نہیں کرتا خدائے بزرگ و برتر کے حضُور اس کے اس فعل کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ جو روزے کے نام سے کچھ وقت تک کے لئے کھانا پینا ترک کر دیتا ہے۔"

اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے قرآن کریم میں جہاں رمضان شریف کے احکام تفصیل سے بیان ہوئے ہیں اس کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے اس اہم نکتہ کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ

"لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ"

یعنی ایک دُوسرے کا مال ناجائز طریق سے مت کھاؤ۔ مطلب یہ کہ جب روزے کے نتیجہ میں ایک مومن بندہ کھانے پینے وغیرہ حلال چیزوں کے استعمال سے محض خدا کی رضا اور خوشنودی کے حصُول کی خاطر خاص وقت تک رُکا رہتا ہے تو جو باطل اور ناجائز طریق ہیں ان سے تو مومن کو بدرجۂ اَوْلیٰ پرہیز کرنے اور ان سے کنارہ کش رہنے کی ضرورت ہے۔

اسی طرح رمضان شریف کے ذکر میں یہ جو کہا گیا ہے کہ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ کہ رمضان کا وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہُوا تو اس آیتِ کریمہ کے جہاں اور بہت سے معانی اور مطالب ہیں ایک سادہ مگر نہایت درجہ قابلِ توجّہ مطلب یہ بھی ہے کہ اس مبارک مہینہ میں ہر مومن کو قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے مضامین پر گہرے غور و فکر کا ایسا التزام کرنا چاہیئے کہ اس کا نفس خود پکار اٹھے کہ فی الواقع اس رمضان شریف میں معنوی طور پر قرآنِ کریم کا نزول خاص اس کی ذات پر بھی ہُوا۔ چاہیئے کہ رمضان شریف میں قرآنِ کریم کی برکت سے مومن بندہ کی زندگی میں خاص قسم کی نیک تبدیلی آجائے۔ قرآنِ کریم اپنے اندر بے نظیر تاثیرات

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۱ پر)

اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا حقیقی خوف پیدا کرو اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو!

بہت سے لوگ خوفِ الٰہی کے الفاظ استعمال تو کرتے ہیں لیکن انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اس کے معنی کیا ہیں

خوفِ الٰہی کے معنی یہ ہیں کہ ہم اُن چیزوں سے بچیں جو خدا کو ناراض کرنے والی ہیں اور اُن راہوں کو اختیار کریں جن سے وہ خوش ہوتا ہے

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم تقریر

گزشتہ سے پیوستہ سال ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو بعد نمازِ جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چالیسویں سالانہ اجتماع کا اِفتتاح کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تقریر فرمائی تھی اُس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درجِ ذیل کیا جاتا ہے۔ خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی۔

حضور نے اجتماعی دعا سے قبل فرمایا۔
اپنے ربِّ کریم اور حیّ و قیوم خدا کے لئے ہی

ہماری زندگیاں وقف ہیں

اور اسی کے نام سے اور اس کے حضور عاجزانہ جھکتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ ہم اپنے اس اجتماع کا افتتاح کرتے ہیں"

اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی اور پُرسوز دعا فرمائی۔

دعا کے بعد حضور نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ پھر ایک نکاح کا اعلان فرمایا خطبۂ نکاح سے قبل حضور نے فرمایا "اس وقت میں جو باتیں اپنے عزیز بچوں اور بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں ان سے قبل میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا۔ جمعہ کے وقت میں نے یہ اعلان کرنا تھا۔ لیکن چونکہ ابھی فارم مکمل نہیں ہوا تھا اس لئے اُس موقعہ پر میں یہ اعلان نہیں کر سکا۔ اس وقت میں اس نکاح کا اعلان کروں گا۔ اور پھر اپنے عزیز بھائیوں کے سامنے بعض باتیں رکھوں گا۔"

اس کے بعد حضور نے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور خطبۂ نکاح میں چند مختصر مگر اہم نصائح فرمائیں اور پھر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

اس کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل خطاب فرمایا:-

تشہد تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میرے بہت ہی عزیز بچو اور بھائیو!
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔
آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں نے یورپ کا دورہ اس غرض سے کیا تھا کہ

وہ اقوام

جو اپنے ربّ کو بھلا چکی ہیں۔ اس سے دُور ہو گئی ہیں، خالق کی محبت ان کے دلوں میں ٹھنڈی ہو چکی ہے، اُن کو نصیحت کروں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اسلام کو غالب کرے گا، محبت کے جلووں سے اگر دنیا محبت کے جلووں کی قدر کرے۔ اور قہری نشانوں سے اگر وہ محبت کے جلووں کی بجائے اللہ تعالیٰ کے قہری نشان ہی دیکھنے پر تُلی ہوئی ہو۔ چنانچہ الٰہی بشارت اور اس کے اذن سے اس سفر کو اختیار کیا گیا اور جیسا کہ

اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا

ایسے سامان پیدا ہوئے کہ ان لوگوں کی۔ ان اقوام کی توجہ ان باتوں کے سننے کی طرف اور سمجھنے کی طرف پھری، جو میں خدا اور اس کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر انہیں کہہ رہا تھا۔ کروڑوں انسانوں کے ہاتھ میں وہ اخبار پہنچے جن میں یہ ذکر تھا کہ میں اس دورہ پر اس لئے آیا ہوں کہ ان اقوام کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلاؤں اور انہیں بتاؤں کہ اپنے پیدا کرنے والے کی طرف رجوع کرو، اگر تم ایک ہولناک تباہی سے بچنا چاہتے ہو۔ کروڑوں آدمیوں کے کانوں میں ریڈیو کے ذریعہ میری یہ آواز پہنچی۔ اور اس کے علاوہ کروڑوں آدمیوں نے ٹیلی ویژن پر میری شکل کو دیکھا اور میری آواز کو سُنا۔ اس کثرت سے اشاعت ہوئی کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس قسم کے حالات اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پیدا کر دے گا لیکن

ہمارے وہم اور ہمارے اندازے

تو محدود ہیں۔ جہاں وہ پہنچتے ہیں اس سے کہیں آگے غیر محدود حد تک اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہر لحظہ اور ہر آن اپنے قادر ہونے، اپنے مالک ہونے کا ثبوت دُنیا کو دکھایا۔ دُنیا اندھی ہے شاید انہوں نے دیکھا تو ہو مگر سمجھے نہ ہوں لیکن ہم نے دیکھا بھی اور سمجھا بھی کہ خدا اپنے بندوں سے کس طرح پیار کا سلوک کرتا ہے۔ اور ہمارا سر اس کے حضور جھکا ہوا ہے اور ہماری رُوح گداز ہے اور ہمارے جسم کے ذرّہ ذرّہ سے اس کی حمد کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔

غور کی بات یہ ہے

کہ جب ہم دُنیا میں جاتے ہیں اور مختلف اقوام کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے ربّ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کریں اور وہ اپنے ربّ کے مقام کو پہچانتے ہوئے خشیت اللہ اور خوفِ خدا اور تقویٰ اللہ اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ تو ہمارے لئے خود کتنا ضروری ہو جاتا ہے کہ

ہم پہلے اپنے نفسوں کو دیکھیں

اور ٹٹولیں۔ اور معلوم کریں کہ کیا واقعی ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف، ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی خشیت۔ ہمارے دلوں میں تقویٰ اس حد تک مستحکم ہو چکا ہے کہ جتنا ایک احمدی مسلمان کے دل میں ہونا چاہیئے۔ اور اگر نہیں تو پھر تدبیر و مجاہدہ کے ذریعہ اور دُعا کے ذریعہ بھی اس خوف کو۔ اللہ تعالیٰ کی اس خشیت کو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اس تقویٰ کو اپنے دلوں میں مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ اور اسی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ

ہمارے سامنے یہ نمونہ [illegible]

محاسنِ قرآنِ کریم

منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں

اس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہو گیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہو گیا

اُس نے درختِ دل کو معارف کا پھل دیا
ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دل بدل دیا

اُس سے خدا کا چہرہ نمودار ہو گیا!!
شیطاں کا مکر و وسوسہ بیکار ہو گیا

وہ رہ جو ذاتِ عزّ و جل کو دکھاتی ہے
وہ رہ جو دل کو پاک و مطہّر بناتی ہے

وہ راہ جو اس کے ہونے پہ محکم دلیل ہے
وہ راہ جو اس کے پانے کی کامل سبیل ہے

(درّثمین اردو)

یہ ہے جس پر ہم اپنی عمارت کو کھڑا کر سکتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بہت سے ہم میں سے خشیّت اللہ یا اللہ کے خوف کا لفظ یا فقرہ استعمال تو کرتے ہیں مگر خود انہیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے کیا معنی ہیں۔ مثلاً ایک شخص اپنے بھائی کو بڑی رعونت کے ساتھ یہ لکھ دیتا ہے کہ مَیں سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ حالانکہ یہ فقرہ بتا رہا ہوتا ہے کہ وہ اپنے اللہ سے بھی نہیں ڈر رہا۔ کیونکہ اللہ سے ڈرنے کا وہ مفہوم نہیں ہے جو ایک شیر یا بھیڑیے سے ڈرنے کا مفہوم ہے۔ ایک بھیڑیا جب بھیڑ کے سامنے آتا ہے تو اس بھیڑ کے دِل میں خوف کی ایک حالت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن خشیّت اللہ سے ہماری یہ مراد نہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہماری یہ مراد ہے۔ وہاں تو مراد ہی کچھ اور ہے۔ پس

جو شخص

یہ اعلان کرتا ہے کہ مَیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ اگر وہ اس فقرہ کے معنی کو سمجھتا ہو تو وہ یہ اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ میرے جیسا دُنیا میں اور کوئی عاجز بندہ نہیں ہے۔ میرے جیسا دُنیا میں اور کوئی نا اہل نہیں ہے۔ میرے جیسا دُنیا میں اور کوئی کم مایہ نہیں ہے۔ مَیں نے اپنے ربّ کی عظمت کو پہچانا اور اس کے مقام کا عرفان حاصل کیا۔ اور مجھے پتہ ہے اور مَیں

علیٰ وجہ البصیرت

کہہ سکتا ہوں کہ مَیں کچھ بھی نہیں رب کچھ وہی ہے کوئی طاقت ہمیں حاصل نہیں جب تک وہ ہمیں طاقت نہ دے۔ کوئی علم ہمیں حاصل نہیں جب تک وہ ہمیں علم عطا نہ کرے۔ کوئی خوبی ہمیں حاصل نہیں جب تک کہ ہم اس سے اس خوبی کو حاصل کرنیوالے نہ ہوں۔ اور اس کے فضل سے حاصل کرنے والے نہ ہوں۔ کوئی حسن ہم میں نہیں جب تک کہ اس کے حُسن کا پرتو ہم پر نہ ہو اور احسان کرنے کی کوئی قوت ہم میں نہیں جب تک کہ وہ محسنِ حقیقی ہمیں یہ قوت عطا نہ کرے اور ہم اس کے لئے اور اس کی خاطر اس کے بندوں اور اس کی مخلوق پر احسان کرنے والے ہوں۔ تو سوائے اللہ کے مَیں کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس کے تو یہ معنی ہیں جو مَیں نے بیان کئے ہیں۔

اس کے یہ معنی نہیں ہیں

کہ ایک بچّہ اپنے باپ کے سامنے کھڑا ہو اور کہے کہ مَیں سوائے اللہ کے اور کسی سے نہیں ڈرتا۔ اس لئے اَے میرے باپ مَیں ادب و احترام کی وہ چادر پھاڑ دوں گا جو اللہ نے تجھے پہنائی ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ایک بڑا بھائی اپنے چھوٹے بھائی کو کہے کہ چونکہ مَیں اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اس لئے مَیں تجھ پر شفقت کا ہاتھ نہیں رکھوں گا۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی استاد اپنی کلاس کو یہ کہے کہ چونکہ سوائے اللہ کے مَیں کسی سے نہیں ڈرتا اسلئے مَیں تمہیں اتنا ماروں گا اتنا ماروں گا کہ بیہوش کر دوں گا اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ کوئی شاگرد کلاس میں اپنے استاد سے کہے کہ چونکہ مَیں سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتا اسلئے تمہارے ہاتھ میں جو سوٹی ہے اس کی مَیں کیا پرواہ کرتا ہوں تم میری طرف سوٹی اٹھاؤ گے تو مَیں تمہیں اٹھا کر زمین پر دے ماروں گا۔ غرض اس فقرہ کے کہ مَیں اللہ کے سوا اور کسی سے نہیں ڈرتا وہ معنی نہیں جو مَیں نے ابھی بیان کئے ہیں لغوی لحاظ سے بھی

خوف کا لفظ

جب اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں مفرداتِ راغب میں ہے

يُرَادُ بِهِ الْكَفُّ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَتَحَرِّى الطَّاعَاتِ.

کہ

جب یہ کہا جائے

کہ مَیں اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا، یا جب یہ سمجھا جائے اور دِل میں یہ خیال پیدا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق دی ہے کہ میرے دِل میں اس کا خوف اور اس کی خشیّت پیدا ہو گئی ہے تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ میرے دِل میں ایسی کیفیات پیدا ہو گئی ہیں۔ ایسے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔ ایسی قوت پیدا ہو گئی ہے کہ مَیں ان چیزوں سے پرہیز کرنے والا ہوں جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتی ہیں۔ اور اُن راہوں کو اختیار کرنے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق پاتا ہوں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ یہ معنی ہیں لغوی لحاظ سے لفظِ خوف کے۔

غرض جب ہم غیر مسلم اقوام کو (وہ عیسائی ہوں یا دہریہ ہوں یا لامذہب ہوں یا کسی مذہب ہوں) یہ کہتے ہیں کہ

تم اپنے ربّ کی طرف رجوع کرو

اور اس سے ڈرو تو اس سے ہماری یہ مُراد ہوتی ہے کہ تم ہر اس کام سے بچو جس کو وہ پسند نہیں کرتا۔ اور ہر اس کام کے کرنے کی کوشش کرو جس کے متعلّق وہ چاہتا ہے کہ تم کرو یعنی نیکیوں کے کرنے کی کوشش کرو۔ اور گناہوں اور بدیوں سے بچنے کی کوشش کرو۔ جب ہم انہیں یہ کہتے ہیں تو وہ ہم سے یہ اُمید رکھتے ہیں (اور خود ہمیں بھی یہ احساس ہونا چاہیئے) کہ ہمارے دِل میں بھی خوف اور اللہ تعالیٰ کی خشیّت پیدا ہو جائے۔ ورنہ ایسے شخص کے مُنہ سے یہ فقرہ زیب نہیں دیتا جس کا دِل خدا کے خوف اور اس کی خشیّت سے عاری ہو۔

مَیں آج اپنے عزیز بچوّں اور بھائیوں کو

اس بنیادی حقیقت

کی طرف متوجّہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے دِل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیّت پیدا کرو اور ان بنیادوں پر ہی خُدّام الاحمدیّہ کے سارے کاموں کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ اگر بنیاد نہ ہو تو پھر آپ ہوائی قلعے تو بنا سکتے ہیں لیکن وہ مضبوط قلعے نہیں بنا سکتے جن کے متعلّق بعض دفعہ خدا تعالےٰ یہ اظہار کرتا ہے کہ میرا محبوب محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ان قلعوں میں پناہ گزیں ہوتا ہے

محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم

صرف اس قلعے میں پناہ گزیں ہو سکتے ہیں، صرف وہ قلعہ آپؐ کے دین کی حفاظت کر سکتا ہے، صرف وہ قلعہ دشمن کے حملوں سے آپؐ کے لائے ہوئے اسلام کو بچا سکتا ہے، صرف اس قلعہ سے جوابی اور جارحانہ حملہ کیا جا سکتا ہے جو محمد رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم کے نام پر اور اللہ کے خوف اور خشیّت کی بنیادوں کے اُوپر کھڑا کیا جائے۔ جو قلعہ ہوا میں بنایا جائے اس کے نتیجہ میں خیالی پلاؤ پکائے جا سکتے ہیں اور شاید کھائے بھی جا سکیں۔ لیکن خیالی پلاؤ نے نہ آپ کو فائدہ دینا ہے اور نہ دنیا کو فائدہ پہنچانا ہے۔ اِن بنیادوں کو مضبوط کرنا ہمارے لئے ضروری ہے ہر شخص کے لئے انفرادی طور پر اور جماعت کے لئے بحیثیت جماعت خصوصًا

آنے والی نسلوں کو

اس طرح تربیت دینا کہ اُن کے دِل میں اللہ تعالےٰ کا خوف پیدا ہو۔ اور خشیّت اللہ سے وہ معمور ہوں، بڑا ضروری ہے۔ کیونکہ ہمارا کام ایک نسل پر پھیلا ہوا نہیں بلکہ کئی نسلوں نے اس کی تکمیل کرنی ہے۔ پس جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دِل میں اللہ تعالےٰ کا خوف ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم ہر بڑے کا احترام کریں گے۔ کیونکہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بڑے کا احترام نہیں کرتا وہ میری فوج کا سپاہی نہیں۔

جب ہم یہ اعلان کرتے ہیں

کہ ہمارے دِلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم چھوٹوں پر شفقت کرنے والے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور رحم کی نگاہ سے انہیں نہیں دیکھتا اور ان کی صحیح رنگ میں تربیت نہیں کرتا وہ میری فوج کا سپاہی نہیں ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارے دِل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ کیسی بھی حالت ہو جس میں ہم اپنے آپ کو پائیں ہم جھوٹ کی راہ کبھی اختیار نہیں کریں گے۔ پختگی کے ساتھ صدق اور سداد پر قائم ہوں گے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دِل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم دُنیا سے بدی کو مٹائیں گے۔ اور دُنیا کے دِل سے بتوں کو نکال کر باہر پھینک دیں گے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دِل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ

قرآنِ کریم کے سب حکموں پر

ہم عمل کریں گے۔ اور دُوسروں سے قرآن شریف کی شریعت پر عمل کروائیں گے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے ہم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی شیطانی آواز پر لبیک کہنے والے نہیں صرف اپنے اللہ کی آواز پر ہم کان دھرنے اور اس کو سُننے اور اس کی اطاعت کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دِل اپنے اللہ کے خوف سے بھرے ہوئے ہیں تو ہم یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے رسُول نے ہمیں جو کہا اور ہم سے جس رنگ میں اطاعت کا مطالبہ کیا۔ اس رنگ میں ان باتوں میں ہم اس کی اطاعت کریں گے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دِل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے رسُول کے خلفاء کی معروف اوامر میں کامل اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ کا خوف اور اس کی خشیّت ہمارے دِل میں ہے تو ہم یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو جماعت اپنے ہاتھ سے قائم کی ہے ہم اس کی ترقّی کے لئے اس کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قُربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں گے۔ یہ معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے خوف کے۔

اللہ تعالےٰ کے خوف کے یہ معنی نہیں

کہ یہ کہہ دیا کہ ہم خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے اور پھر سمجھ لیں کہ اب ہم مادر پدر آزاد ہو گئے ہیں۔ ہم اس اعلان کے ساتھ ہزار بندشوں میں جکڑے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا ہے کہ قرآنِ کریم کے سینکڑوں احکام ہیں (سات سو سے بھی اُوپر احکام ہیں) اگر تم میں سے کوئی شخص دیدہ و دانستہ اُن میں سے ایک حکم کو بھی توڑتا ہے اور ایک حکم کے تعلق میں بھی حکم عدولی کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ یہ ثابت کرتا ہے کہ اس کے دِل میں اپنے ربّ کا کوئی خوف نہیں ہے اور خشیّت اللہ نہیں ہے۔ پس

اَے میرے پیارے بچو!

اپنے دِل میں اللہ کا خوف پیدا کرو اور عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو کیونکہ جس شخص کے دِل میں خدا کا خوف پیدا ہوجاتا ہے وہ سوائے عاجزانہ راہوں کے اور کوئی راہ اختیار نہیں کرسکتا۔ اگر آج آپ اپنے دِل میں

حقیقی معنی میں اپنے اللہ کا خوف

پیدا کریں اور خشیت اللہ آپ کے دِلوں میں قائم ہوجائے تو پھر آپ کے لئے عاجزانہ راہوں کا اختیار کرنا آسان ہوجائے گا۔ اور پھر آپ پر اللہ تعالیٰ کے اتنے فضل اور اتنی رحمتیں نازل ہوں گی کہ آپ کی نسلیں بھی اُن کو شمار نہیں کرسکیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے طفیل

جماعتِ احمدیہ ہر آن اور ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے پیار کے جلوے دیکھ رہی ہے۔ اور ایک مومن دِل، ایک خوف رکھنے والا دل جب بھی اللہ کے پیار کا جلوہ دیکھتا ہے تو اس کا سر اپنے ربّ کے حضور اور بھی جُھک جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو یہ معلوم ہے کہ میرا کیا مقام ہے۔ نیستی کا اور بے مائیگی کا۔ اور اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ میرے ربّ کا کیا مقام ہے۔ علوّ اور عظمت اور جلال کا۔ وہ حیران ہوتا ہے کہ میرے جیسے نالائق پر اللہ تعالیٰ کس طرح پیار کے جلوے۔ رحمت کے جلوے۔ فضل کے جلوے۔ احسان کے جلوے ظاہر کر رہا ہے۔ ہر کام میں وہ اس کا ممد ہوجاتا ہے۔ ہر مصیبت کے وقت وہ اس کی ڈھارس بندھاتا ہے۔ ہر ضرورت کے وقت وہ اس کی نصرت کرتا ہے اور

ہر ایک احمدی کے دِل میں

جو یہ خواہش ہے کہ خدا کرے کہ اسلام جلد تر تمام دنیا میں غالب آجائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کی نہایت ہی حقیر کوششوں کے نتیجہ میں اتنے عظیم نتائج پیدا کررہا ہے کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور کوئی فلسفہ اس کی حکمت کو بیان نہیں کرسکتا۔

غرض خدا تعالیٰ ہر آن آپ پر اپنے فضلوں اور رحمتوں کی بارش کر رہا ہے۔ اور اس بارش میں (یعنی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش میں) تیزی اور شدت پیدا ہوتی چلی جارہی ہے اور انسان جب سوچتا ہے تو اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ

اَب وقت آگیا ہے

کہ ہم انتہائی قربانیاں اس کے حضور پیش کردیں۔ تاکہ وہ انتہائی فضلوں کی بارش ہم پر کرے اور ہمیں اپنا مقصد اور ہمیں اپنا مدّعا حاصل ہوجائے اور ہم اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے یہ دیکھ لیں کہ وہ زبانیں جو نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم پر طعن کرنے والی تھیں۔ اُن زبانوں کو خُدا کے فرشتوں نے ان مونہوں سے نکال کر باہر پھینک دیا اور ان کی جگہ ان زبانوں کو ان مونہوں میں رکھ دیا جن زبانوں سے ہر وقت درود نکل رہا ہے۔ وہ دِل جو ظلمت میں بھٹک رہے تھے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے الٰہی تصرف سے ان دلوں میں اپنے نُور کو بھر دیا۔ ہر طرف

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کا جلوہ ہمیں نظر آئے۔ ہر دل اس کے نورؔ سے منور ہو اور ہر ذہن محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے احسان کے نیچے اپنی گردن جھکا رہا ہو۔ اور آپ پر درود بھیج رہا ہو۔ پس ہر وقت میرے دِل میں یہ تڑپ ہے کہ اسلام کے لئے یہ

انتہائی قربانیوں کا وقت

ہے کیونکہ انتہائی فتوحات کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ وہ ہمیں نظر آرہا ہے۔ فتوحات تو ہمارے سامنے نظر آرہی ہیں لیکن ان فتوحات اور ہمارے درمیان ہماری کمزوریاں حائل ہیں۔ اگر آج ہم اپنی کمزوریوں کو دُور کریں۔ اگر آج ہم اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انتہائی فدائیت اور ایثار کا نمونہ دکھانے کے لئے تیار ہوجائیں۔ اگر آج ہم چند لمحوں کی اس دنیوی زندگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ابدی حیات کے طالب بن کر اس کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں دینے لگ جائیں تو وہ دن دُور نہیں جب ہم دیکھیں گے کہ ساری دُنیا پر

اِسلام کا جھنڈا

لہرا رہا ہے۔ اور ہر گھر سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آرہی ہے۔ اور ہر زبان محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہی ہے۔ اور ہر دِل اور ہر رُوح اور جسم کا ہر ذرّہ اپنے ربّ کے حضور شکر کے سجدے بجا لا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمّہ داریوں کے سمجھنے اور نباہنے کی توفیق عطا کرے۔

اب مَیں رُخصت چاہتا ہوں آپ ہمیشہ ہی اپنے ربّ کی امان اور اس کی حفاظت میں رہیں اور اس کے فضلوں کے وارث ہوتے رہیں۔

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی اور اَموال کو بڑھاتی ہے

مسائلِ رمضان المُبارک

★ رمضان المبارک کے روزوں کیلئے چاند کا دیکھنا ضروری ہے۔ ہاں اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے ۳۰ دن پُورے کرکے رمضان کے روزے شروع کرنے چاہئیں۔ ★ چاند دیکھتے وقت یہ دعا کرنا مسنون ہے کہ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ھِلَالُ رُشْدٍ وَخَیْرٍ۔ ★ روزہ کے لئے سحری کے وقت اٹھ کر کھانا کھا لینا نہ صرف جسمانی و روحانی اعتبار سے بلکہ کئی دیگر جہات سے بھی موجب برکت ہے۔ ★ روزہ رکھنے سے پہلے نیت کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ روزہ میں اس کے آداب و احکام ملحوظ رہیں۔ ★ روزہ کا مقصد ہر قسم کی لغویات و فواحش سے مجتنب رہ کر اصلاحِ نفس اور تزکیۂ قلب کے مبارک اور بلند مقصد کا حصُول ہے۔ ★ روزہ کی حالت میں سہوًا کوئی چیز کھا لینے۔ از خود قے ہو جانے۔ شدت کی گرمی کے باعث سر پر پانی ڈالنے مسواک وغیرہ کرنے۔ یا اشد مجبوری کی حالت میں آنکھوں میں سُرمہ یا کوئی دوسری دوائی ڈالنے سے روزہ برقرار رہتا ہے۔ ★ عمدًا قے کرنے۔ انجکشن لگوانے۔ انیما کرنے اور عمدًا کوئی چیز کھا لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جس کے لئے روزے کی قضاء کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہے۔ ★ کفارہ کی صورت میں ساٹھ روزے رکھنا یا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ایک مسکین کو ہی ۶۰ روز تک کھانا کھلانا ضروری ہے۔ ★ حاملہ اور مُرضعہ (دُودھ پلانے والی عورت) کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ مطلقًا معاف کیا ہے۔ ★ مسافر۔ مریض۔ اور حائضہ عورت کے لئے سفر۔ مرض اور ماہواری کے مخصوص ایام میں روزہ سے رخصت دی گئی ہے۔ ان مخصوص ایام کے گذر جانے کے بعد رمضان کے روزوں کی قضاء ضروری ہے۔ ★ جو شخص بوجہ حقیقی مجبوری قضاء بھی نہ کرسکے تو اس کے لئے روزوں کا فدیہ دینا ضروری ہے جو ایک دن کے روزہ کے عوض کسی نادار و مسکین کو دونوں وقت کا کھانا کھلانا مقرر ہے۔

★ غروب آفتاب کے ساتھ ہی روزہ افطار کرنا مسنون و پسندیدہ امر ہے۔ ★ کھجور یا پانی سے روزہ افطار کرنا سنّت ہے۔ ★ افطاری کے وقت یہ دُعا کرنا بھی مسنون ہے کہ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

★ جس طرح روزہ افطار کرنا باعثِ برکت ہے اسی طرح روزہ دار کا روزہ افطار کروانا بھی خیر و برکت کا حامل ہے۔ ★ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان سے ایک یا دو دِن قبل روزہ رکھنے کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔ ★ رمضان کا آخری عشرہ اپنے جلو میں بے شمار برکات و فیوض لاتا ہے۔ اس عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا اور عبادات و ذکرِ الٰہی کا خاص اہتمام کرنا سنّتِ موکدہ ہے۔ یہی وہ ایام ہیں جن میں لیلۃ القدر آتی ہے۔ ★ رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔

★ لیلۃ القدر نظر آنے پر حضور صلعم نے یہ مسنون دُعا بکثرت پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ ★ رمضان کے اختتام پر عید الفطر کا دوگانہ ادا کیا جاتا ہے۔ عید کی نماز سے قبل گھر کے تمام خورد و کلاں افراد کی طرف سے خواہ وہ آزاد ہوں یا غلام صدقۃ الفطر کی ادائیگی ضروری ہے۔ حتیٰ کہ اس کی ادائیگی اُس بچّہ کی طرف سے بھی واجب ہے جو نمازِ عید سے پہلے پیدا ہُوا ہو۔ ★ صدقۃ الفطر کی شرح حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک صاع کھجور یا جَو مقرر فرمائی ہے۔ اس کی متبادل جنس یا قیمت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ یاد رہے کہ صاع ہمارے وزن کے حساب سے قریبًا ۲½ کلو کا ہوتا ہے۔ ★ عید الفطر کے بعد ۲ شوال سے شروع کرکے چھ روزے رکھنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی سنّت ہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ

تصحیح

مورخہ ۶ نومبر کے پرچہ میں صفحہ ۵ کالم نمبر ۴ کی سطر ۲۰ و ۲۱ کی عبارت اس طرح پڑھی جائے:-

"علاوہ ازیں اس کی ایسی قدرت خدا کے نبیوں کے مخالفوں کے خلاف کیوں ظاہر نہیں ہوتی"۔ خط کشیدہ دو لفظ سہوِ کتابت سے چھوٹ گئے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ایڈیٹر)

احمدی مُبلّغ جاپان میں

● اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے کام کا آغاز
● انفرادی ملاقاتیں اور لٹریچر کی تقسیم ● جاپانی زبان سیکھنے کی کوشش

مکرم میجر عبد الحمید صاحب مبلّغ جاپان مُقیم ٹوکیو

یہ عاجز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ارشادِ گرامی کے ماتحت، فریضہ تبلیغِ اسلام کی ادائیگی کی غرض سے جاپان کے دارالحکومت ٹوکیو میں وارد ہوا ہے۔ میں ۵ ستمبر ١٩٦٩ء کو بذریعہ ہوائی جہاز لاہور سے سوار ہو کر ڈھاکہ بنکاک اور ہانگ کانگ ہوتے ہوئے ۸ ستمبر کو بفضلہ تعالیٰ بخیریت یہاں پہنچ گیا۔

عارضی طور پر مَیں نے ایشیا سنٹر میں رہائش اختیار کی ہے۔ ایشیا سنٹر آف جاپان میں انگریز۔ امریکن۔ کینیڈین۔ آسٹریلین۔ افریقن۔ ایشین۔ غرض ہر ملک و ملّت کے لوگ ٹھہرتے ہیں اسلئے مجھے انہیں تبلیغ کرنے کے مواقع میسّر آئے اور اپنی بساط کے مطابق مختلف لوگوں کو اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔

میرے پاس ابھی لٹریچر نہیں ہے۔ بعض دوستوں کو جنہوں نے اسلام اور احمدیّت میں دلچسپی کا اظہار کیا ہے لٹریچر پہنچانے کے لئے مرکز سے درخواست کی گئی ہے۔ چنانچہ جن اصحاب کے مَیں نے پتے بھجوائے تھے بلا تاخیر انہیں لٹریچر مہیا کر دیا گیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔ جن لوگوں کو تبلیغ کی گئی ان میں سے ایک دوست ڈاکٹر غیلے صاحب ہیں۔ یہ جنوبی کوریا کے دارالحکومت Seoul میں پریکٹس کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اُن کے چچا حاجی صابری صاحب جنوبی کوریا کے مسلمانوں کی ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ ہیں اور اسلام کے لئے دِلی تڑپ رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف سے معلوم ہوا کہ جنوبی کوریا میں ١٩٥٠ء میں جو جنگ ہوئی اس میں کچھ ترک مسلمان آئے تھے۔ اُن کے ذریعہ کچھ لوگ مسلمان ہو گئے مگر ان کی تربیت کا کوئی سامان نہیں ہوا۔ لہذا حاجی صاحب نے ڈاکٹر غیلے صاحب کو مسلمان ممالک کا دورہ کرنے کے لئے بھیجا۔ تاکہ وہ اسلام سے متعلق صحیح معلومات حاصل کر سکیں۔ چنانچہ تین ماہ ملیشیا میں ٹھہریں گے۔ پھر وہ عرب وغیرہ ممالک میں جائیں گے۔ میں نے انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام تفصیل کے ساتھ دیا۔ اور ساتھ ہی درخواست کی کہ ایک تو وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دُعا کے لئے خط لکھیں۔ اور دوسرے ربوہ جا کر خود دیکھیں کہ چار دانگ عالم میں اسلام پھیلانے کے لئے وہاں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ احمدیہ جماعت اور دُوسرے اسلامی فرقوں کا مطالعہ کریں گے۔ اور موازنہ کرکے جہاں بھی انہیں صداقت ملے گی اُسے قبول کرکے اسلام کی خدمت کریں گے۔ انہیں Seoul کے پتہ پر لٹریچر بھجوا دیا گیا ہے اور ساتھ ہی حاجی صابری صاحب کی خدمت میں ایک تبلیغی خط بھی لکھا ہے۔

مرا اصل کام تو جاپان میں تبلیغِ اسلام ہے۔ مجھے سب نے مشورہ دیا کہ جاپانی زبان سیکھنے کے بغیر یہاں تبلیغِ اسلام نہیں ہو سکتی۔ پادری۔ تاجر اور طالب علم وغیرہ جب یہاں آتے ہیں تو سب سے پہلے وہ زبان سیکھتے ہیں۔ کیونکہ کوئی شاذ کے طور پر یہاں انگریزی جانے تو جانے۔ ورنہ اکثریّت انگریزی میں گفتگو نہ تو کر سکتی ہے اور نہ انگریزی کو سمجھ سکتی ہے۔ عجیب بات ہے کہ جاپانیوں نے کلیۃً امریکن لباس اور تمدّن اپنا لیا ہے۔ مگر انگریزی زبان سیکھنے کی طرف انہوں نے بالکل توجّہ نہیں کی۔ جاپانی سیکھنے کے لئے مجھے ایک سکول میں داخل ہونے کا مشورہ دیا گیا یہ سکول Shibaya میں واقع ہے۔ جو یہاں سے تین اسٹیشن دُور ہے۔ اتفاق سے اس کا (Semister) سمسٹر ١٦ ستمبر ١٩٦٩ء کو شروع ہو رہا تھا۔ مَیں نے فوراً اس میں داخلہ لے لیا ہے۔ یہ سمسٹر ١٩ دسمبر ١٩٦٩ء تک کو ہوتا ہے۔ جاپانی زبان اتنی مشکل ہے کہ اس سمسٹر میں پرائمر کے کچھ اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ اور زبان کے متعلق طالب علم ابتدائی تعلیم Roman الفاظ میں حاصل کرتا ہے۔ جاپانی حروف کا سیکھنا اس میں شامل نہیں۔ گو بعض حروف کی شناخت کے لئے انہوں نے ایک ایوننگ کلاس رکھی ہوئی ہے۔ جس میں ایک پیریڈ کے لئے ہر منگل کے روز شام کو جانا پڑتا ہے۔ اس قسم کے تمام سمسٹر میں صرف دس پیریڈ مقرر ہیں۔

اللہ تعالیٰ پر توکّل کرکے ١٦ ستمبر سے مَیں نے داخلہ لے لیا ہے۔ اور اب باقاعدہ سکول جاتا ہوں۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے اسباق مشکل ہوتے جاتے ہیں۔ اس سمسٹر میں بے شمار غیر ملکی طالب علم جاپانی سیکھتے ہیں۔ کچھ مشنری ہیں کچھ تاجر ہیں۔ کچھ جاپان یونیورسٹی میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے جاپانی سیکھ رہے ہیں۔ اور کچھ یونہی شوق سے زبان سیکھنے کی غرض سے داخل ہوئے ہیں۔ جاپانی زبان پڑھانے کے لئے بالعموم اُستانیاں مقرر ہیں جو انگریزی بہت کم جانتی ہیں۔ جاپانی زبان میں ہی بات کرتی ہیں اور جاپانی زبان میں ہی اپنا مافی الضمیر ادا کرتی ہیں۔ اور طالب علموں سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ جاپانی میں گفتگو کریں۔ پڑھائی سائنٹفک طریق سے ہوتی ہے۔ اور تلفّظ پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ گرائمر بھی پڑھائی جاتی ہے۔ میرے پاس جاپانی زبان میں کچھ کتابیں پہلے سے تھیں مگر کچھ سمجھ میں نہیں آ رہی تھیں۔ حالانکہ وہ رومن حروف میں لکھی ہوئی تھیں۔ یہاں بھی پہلے سمسٹر میں رومن ہی میں جاپانی سکھائی جاتی ہے۔ شاید دوسرے سمسٹر میں بھی رومن میں سکھائی جائے گی۔

یہاں پر عیسائی لوگوں میں عیسائیت پھیلانے کے لئے پورا زور صرف کر رہے ہیں۔ ان کے ٢٦ چرچ ہیں۔ یہ صرف ٹوکیو کے کلیساؤں کی تعداد ہے۔ جو مَیں نے انگریزی اخبار سے لی ہے۔ مضافات کے چرچ اس کے علاوہ ہیں۔ اسی طرح یوکوہاما کوبے۔ اوساکا اور دوسرے شہروں میں بے شمار چرچ ہیں۔ دوسری طرف مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ ایک پُرانی سی مسجد ہے۔ کچھ لوگ وہاں نماز کے لئے چلے جاتے ہیں۔ البتہ مسلمانوں کی ایک ایسوسی ایشن ضرور کچھ عرصہ سے قائم ہے جس کے صدر جاپان کے رہنے والے نو مسلم عبد الکریم سائتو ہیں۔ جو یہاں کسی یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ اُن کے عزائم تو بڑے ہیں۔ اور اُن کا خیال ہے کہ مسلم حکومتیں انہیں امداد دیں گی۔ اور وہ بڑے پیمانہ پر اسلامک سنٹر کھولیں گے۔ مگر سُنا ہے کہ لوگ اس ایسوسی ایشن کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اب تک وہ کوئی ٹھوس کام کرنے سے قاصر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے جو جماعت تیار کی ہے وہ انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں اسلام کا پرچم چار دانگ عالم میں بلند کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کر رہی ہے۔ دنیاوی وسائل کے لحاظ سے ہماری مثال ایک ذرّہ کی ہے مگر جس طرح خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا جسمانی ذرّہ اپنے اندر بے پناہ طاقت رکھتا ہے اسی طرح اُمید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے تیار کئے ہوئے اس رُوحانی ذرّہ کی بے پناہ طاقت کا بھی لوگ اپنی آنکھوں سے کسی دن مشاہدہ کریں گے۔ عیسائیت اور دہریّت کا بُت خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ پاش پاش ہوگا اور اسلام کا پرچم پھر دُنیا کے کونے کونے میں لہرائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے جاپان میں جہاں دہریّت ہی دہریت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر توکّل کرکے جماعتِ احمدیہ کے مشن کی بنیاد رکھی ہے۔ اور اس عاجز کو بھیجا ہے تاکہ تبلیغِ اسلام کا کام اسی طرح شروع کیا جائے جس طرح امریکہ۔ افریقہ یورپ اور دیگر ممالک میں نہایت عمدگی سے سرانجام پا رہا ہے۔ ہر چند کہ یہ عاجز اپنی کم مائگی کا معترف ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک بے جان پتھر سے بھی کام لے سکتا ہے۔ لہذا نہایت عاجزی سے احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی اس مشن کو نہایت عمدگی سے چلانے کا انتظام فرمائے اور اس عاجز کو اپنی شامتِ اعمال کی وجہ سے شرمندہ نہ ہونے دے آمین ؛

بدر کا نانک نمبر

حضرت بابا نانک علیہ الرّحمۃ کی پانچ صد سالہ برسی کے سلسلہ میں ٢٣ نبوت کو جو تقاریب منعقد ہو رہی ہیں ان کا احترام کرتے ہوئے ادارہ بدر بھی ایک خصوصی شمارہ "نانک نمبر" شائع کر رہا ہے۔ بدر کا یہ سپیشل اشو ٢٠ نبوت (نومبر) کو شائع ہوگا۔ خریدار احباب مطلع رہیں۔

("ایڈیٹر بدر")

صداقتِ اسلام کا ایک چمکتا ہوا نشان

آٹھویں صدی ہجری کے ایک ولی اور عالم ربّانی کی حیرت انگیز پیشگوئی !!

از مکرم مولوی دوست محمدؐ صاحب شاہد

دہلی کے ولی اور عالم ربّانی حضرت شیخ یوسف چشتیؒ

اسلامی ہند کے جن اولیا و اصفیاء نے اس برّصغیر کو آفتاب اسلام کی ضیا پاشیوں سے منوّر کیا۔ ان میں سلسلہ چشتیہ کے آٹھویں صدی ہجری کے مشہور و معروف بزرگ طریقت، دِلّی کے ولیٔ کامل اور قرآن، حدیث اور فقہ کے شہرۂ آفاق عالم ربّانی حضرت شیخ یوسف چشتی (متوفّی ۷۷۴ھ ۷۳-۱۳۷۲ء) رحمۃ اللہ علیہ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ آپ حضرت چراغ دہلوی (جانشین حضرت سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیاء) کے خلفاء کبار میں سے تھے۔ خزینۃ الاصفیاء نزھۃ الخواطر "تذکرۂ علمائے ہند" تذکرۂ اولیائے ہند و پاکستان اور انوار الاولیاء میں آپ کا ذکر موجود ہے۔ آپ کی واحد علمی یادگار آپؒ کی کتاب تحفۃ النصائح ہے جو فارسی نظم میں ہے اور ۴۵ ابواب پر مشتمل ہے۔

تحفۃ النّصائح میں قربِ قیامت کی علامات کا ذکر

اس کتاب کے تیسرے باب میں آپؒ نے زمانۂ مسیح موعود کی علامات یعنی قربِ قیامت کی نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں :-

دانی قیامت را نشاں دجّال دیگر دابہ ہم
عیسےٰ فرود آید کشد را از پشتِ خر
یاجوج ماجوج ہم پیدا شدند اندر جہاں
سرہائے بعضے آسماں باشند بعضے یک بشر
از سوئے مغرب شمس را باشد طلوع بے نزاع
بستہ شود در توبہ را کاں بود مفتوح بر بشر
کثرتِ زنا اندر جہاں دانی قیامت را نشاں
بر اسپ چوں بینی زناں آید قیامت زود تر
دیگر نشانے علمہا خوانند خلقے بے عمل
ساجد بہ بینی اندکے مسجد بہ بینی بیش تر
مشغول بینی در بنا خلقے شدہ از جان و دل
مرگے خواہی آں زماں مردن ہمیں بہتر شمر!
محمود احمد تاجِ دیں مزدور بینی ہر طرف
شادی قبیلہ لا زیرکا۔ مقطع شدہ ہم مشتہر!
اہل بوادی روستا چوپاں نشاں ہم جفت راں
کفشے نہ گاہی پائے شاں پگے نبودی شاں بسر
دانی قیامت بیشکے ایشاں چوں بینی شہریار
مشغول گشتہ در بنا ہر یک بقصرِ مفتخر

(تحفۃ النصائح صہ ۱۲)

فارسی اشعار کا ترجمہ

(یعنی) تم دجّال کو قیامت کا نشان سمجھو۔ اور دابّۃ (الارض) کو بھی نشان سمجھو) حضرت عیسےٰ نزول فرما ہوں گے۔ اور گدھے پر سوار دجّال کو ہلاک کریں گے۔ یاجوج اور ماجوج بھی دنیا میں پیدا ہو جائیں گے۔ بعض کے سر آسمان پر ہوں گے اور بعض بالشتئے ہوں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع کرے گا اور توبہ کا دروازہ جو انسان پر کھُلا تھا بند ہو جائے گا۔ زنا کی کثرت کو (بھی) قیامت کی نشانی سمجھو (اور جب عورتوں کو گھوڑوں پر سوار دیکھو (تو سمجھ لو کہ) قیامت جلد آ جائے گی۔ ایک اور نشان یہ ہے کہ بے عمل لوگ علم پڑھیں گے۔ عبادت گذار خال خال نظر آئیں گے۔ (مگر) مسجدیں بہت دِکھائی دیں گی۔ اور (تم) لوگوں کو تعمیرات میں بدل و جان مشغول دیکھو گے۔ تب تم موت مانگنا۔ کیونکہ اس زمانہ میں مرنا ہی بہتر سمجھنا (اس وقت) **محمود احمدؐ دین کا تاج ہوگا**۔ تمہیں ہر طرف مزدور نظر آئیں گے۔ اَے عقلمند تو خوش ہو جا مقطع (یعنی درانتی) بھی مشہور ہو چکی ہوگی۔ گنوار دیہاتیوں اور چرواہوں کے پاؤں میں کبھی جوتی نہیں ہوگی اور سر پر پگڑی نہیں ہوگی۔ جب تُو ان کو حاکم (بر سرِ اقتدار) دیکھے تو قیامت کو بلا شک و شبہ نزدیک جان لے۔ ہر شخص بڑے بڑے قابلِ فخر محلّات بنانے میں مشغول ہوگا۔

اِسلام کی صداقت کا چمکتا ہوا نشان

مندرجہ بالا پیشگوئی کے مطابق دجّال (فتنہ صلیب) اور دابۃ الارض (طاعون) کا ظہور یاجوج ماجوج کی آسمانوں تک پرواز مغرب سے تبلیغِ اسلام کا آغاز۔ کثرتِ زنا عورتوں کی گھوڑوں پر سواری۔ بے عملوں کو شوقِ علم، مسجدوں کی کثرت اور رُوحِ بلالی کا فقدان۔ سر بفلک عمارتوں کی تعمیر۔ مزدوروں کسانوں اور چرواہوں کی حکومت کا قیام۔ درانتی کے نشان کی شہرت وغیرہ تمام علامات کا وقوع پذیر ہونا کسی تشریح و توضیح کا محتاج نہیں۔ خصوصاً حضرت شیخ یوسف چشتیؒ نے مسیح محمدی کی بعثت اور اس کے ذریعہ (دینی حیثیت سے) عیسائیت کے پاش پاش ہو جانے کے بعد جو یہ خبر دی ہے کہ اس زمانہ میں **محمود احمد دین کا تاج ہوگا**۔ وہ نہ صرف آپ کے نہایت درجہ بلند مقام اور فقید المثال علمی کمال پر شاہد ناطق ہے بلکہ اِسلام کی صداقت اور حقّانیت اور آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زندہ نبی ہونے پر ایسا زندہ برہان اور چمکتا ہوا نشان ہے کہ جس کا غیر مسلم دنیا بھی انکار نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام کے بعد سیّدنا محمود احمد (المصلح الموعود رضی اللہ عنہ) کو تاجِ خلافت پہنایا گیا۔ یعنی آپ خلیفۂ دوم منتخب کئے گئے۔ اور پھر آپ ہی وہ فرزندِ موعود ہیں۔ جن کی ولادت سے پیشتر حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام نے دُنیا بھر کو خوشخبری دی کہ

"اے وے لوگو جنہوں نے
ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں
مت پڑو بلکہ خوش ہو اور
خوشی سے اچھلو کہ اس
کے بعد اب روشنی آئے گی"۔

(سبز اشتہار صہ ۱۷)

سیّدنا حضرت محمود کا عہدِ خلافت اور اشتراکیت

اِس سلسلہ میں ایک حیرت انگیز امر یہ ہے کہ حضرت شیخ یوسف چشتیؒ نے سیّدنا محمود احمد (رضی اللہ عنہ) کے تاجِ دین قرار دئے جانے کے ساتھ ہی یہ انکشاف فرما دیا تھا کہ اس وقت مزدوروں کا دور دورہ ہوگا نیز درانتی (مقطع) کے نشان کو بہت شہرت ہو جائے گی۔ اور دیہاتی اور کسان وغیرہ شہریار (حاکم) ہو جائیں گے۔ اب اگر سیاست کا کوئی ادنےٰ طالب علم بھی حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ خلافت (۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء) پر طائرانہ نظر ڈالے تو وہ فی الفور پکار اُٹھے گا کہ مزدوروں اور کسانوں کی سب انقلابی تحریکیں اسی دور میں دُنیا کے سیاسی نظام پر قابض ہوئیں۔ اور روس کی اشتراکی حکومت (جس کے جھنڈے کا مشہور نشان ہی درانتی ہے) لینن کے زیرِ قیادت ۷ نومبر ۱۹۱۷ء کو معرضِ وجود میں آئی۔ جبکہ حضور کو مسند آرائے خلافت ہوتے تین برس اور سات ماہ کا عرصہ ہو چکا تھا۔

اس پیشگوئی کو ایک اور زاویۂ نگاہ سے پڑھا جائے تو معلوم ہوگا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے عہدِ خلافت میں اشتراکی تحریک کے اثر و نفوذ کی قبل از وقت اطلاع دینے میں یہ مصلحت یقیناً کارفرما تھی کہ آپ کے ہاتھوں اس تحریک کے بالمقابل اسلام کی فضیلت کا اظہار بھی مقدّر تھا۔ چنانچہ عملاً ایسا ہی ہوا۔ دوسری جنگِ عظیم کے دَوران جبکہ روس نے بعض دوسری حکومتوں سے اشتراکِ عمل کر لیا تھا۔ اُمّت مسلمہ کے مختلف طبقات پر اس کا نہایت گہرا اثر پڑنے لگا۔ عین اس زمانہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے مستقبل میں پیدا ہونے والے اس خطرہ کو اپنی دُوربین نگاہ سے بھانپ لیا اور سنہ ۱۳۲۱ہش ۱۹۴۲ء میں "نظامِ نو" کے عنوان سے ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ جس میں اشتراکیت۔ اور دوسری مغربی موجودہ لادینی تحریکوں کے مقابل اسلامی نظام کی عظمت و فوقیت روزِ روشن کی طرح ثابت کر دی۔

مشہور لیکچر اسلام کا اقتصادی نظام

سنہ ۱۳۲۴ہش ۱۹۴۵ء میں سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ نے "اسلام کا اقتصادی نظام" کے موضوع پر وہ معرکۃ الآراء لیکچر دیا جس میں اسلامی نظامِ اقتصاد کو ایسے دلآویز اور وجد آفریں اور پُرشوکت انداز میں پیش فرمایا کہ اپنے اور بیگانے عش عش کر اُٹھے۔ یہ لاجواب لیکچر اُردو کے علاوہ انگریزی ترکی۔ عربی۔ جرمنی اور ہسپانوی زبانوں میں بھی چھپ چکا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کو خصوصی تحریک

حضور نے اس انقلاب انگیز لیکچر کے چند ماہ بعد ۲۹ احسان ۱۳۲۴ہش (۲۹ جون ۱۹۴۵ء) کو ایک خاص خطبہ جمعہ اسی موضوع پر ارشاد فرمایا جس میں حضورؓ نے یہ ہدایت فرمائی کہ

"ضرورت ہے کہ تقریر کے ذریعہ سے۔ تحریر کے ذریعہ سے۔ گفتگو کے ذریعہ سے، طلباء کے ذریعہ سے وکلاء کے ذریعہ سے، ڈاکٹروں کے ذریعہ سے مزدوروں کے ذریعہ سے، صنّاعوں کے ذریعہ سے پیشہ وروں کے ذریعہ سے، سیّاحوں کے ذریعہ سے، تاجروں کے ذریعہ سے اس تحریک کے وہ تمام پہلو جو مذہب سے ٹکراتے ہیں

میں بیان کئے جائیں۔ اور لوگوں کو بتایا جائے کہ درحقیقت یہ اسلامی اقتصاد کی ایک بُری شکل ہے جو کمیونزم کی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کی جا رہا ہے اسلام نے جو چاہا تھا کہ امیر اور غریب کے فرق کو مٹا کر دنیا میں مساوات قائم کی جائے اور غرباء کو آگے بڑھنے کے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔ دولت کو چند محدود ہاتھوں میں نہ رہنے دیا جائے۔ اس نظام کی کمیونسٹ نظام نے ایک نقل اتاری ہے مگر ایسے بھونڈے طریق پر کہ اس نے انسانی آزادی کو کچل دیا ہے اور وہ بلاوجہ مذہب کے خلاف کھڑا ہو گیا ہے۔ جب اس رنگ میں ہر مذہب اور ہر قوم اور ہر فرقہ اور ہر پیشہ اور ہر حرفہ والے کو ہم اپنے خیالات پہنچائیں گے۔ تب اس کے نتیجہ میں انہیں کمیونزم سے نفرت ہو گی اور تبھی ہماری جدّوجہد صحیح نتائج کی حامل ہو گی۔"

(الفضل ۵ر وفاء ۱۳۲۴ہش / ۵ر جولائی ۱۹۴۵ء، صفحہ ۴)

حضرت مصلح موعود سیّدنا محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس تحریک پر جماعت کے اہلِ قلم بزرگوں اور دوستوں نے خوب قلم اٹھایا اور بہت عمدہ تحقیقی اور قابلِ قدر مضامین لکھے جو ۴۶-۱۹۴۵ء کے اخبار الفضل میں شائع شدہ ہیں۔ علاوہ ازیں (ہمارے موجودہ امام) حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن (خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے جلسہ سالانہ ۱۳۲۴ہش (۱۹۴۵ء) پر ایک اہم لیکچر بھی دیا جس کا موضوع تھا "اشتراکیت کے اقتصادی اصول کا اسلامی اقتصادی اصول سے موازنہ" اس بصیرت افروز لیکچر کا مکمل متن بھی الفضل کی ۲، ۳ر صلح (جنوری) ۱۳۲۵ہش / ۱۹۴۶ء کی اشاعتوں میں موجود ہے۔ اور علم و معرفت کا ایک بیش بہا خزانہ ہے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود کی مجاہدانہ اور سرفروشانہ جدّوجہد کا یہ ایک انتہائی مختصر سا خاکہ ہے جس کو مطالعہ کرنے کے بعد یہ حکمت بھی نمایاں اور واضح ہو جاتی ہے کہ سیدنا محمود احمد رضؓ کو کیوں "تاجِ دین" قرار دیا گیا۔ اور آپ کے ظہور کی بشارت کے ساتھ کیوں مزدوروں کے "اقتدار" کی خبر دی گئی؟

مندرجہ بالا تفصیلات سے ظاہر ہے کہ

"فاتحینِ قمر" کا بمبئی میں ورود ــــ یوم تبلیغ

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

انسانی تاریخ میں چاند کی سطح پر سب سے پہلے قدم رکھنے والے انسان امریکی خلا باز مسٹر نیل اے۔ آرمسٹرانگ اور کرنل ایڈون ای آلڈرن اور ان خلا بازوں کو اس تاریخی سفر پر لے جانے والے خلائی راکٹ کے کمانڈر لفٹننٹ کرنل مائیکل کولنس امریکہ کے صدر کے خصوصی طیارے کے ذریعہ مورخہ ۲۶ر اکتوبر بروز اتوار بمبئی پہنچے۔

ان تاریخی انسانوں کا بمبئی کے عوام و خواص کی طرف سے عدیم المثال استقبال کیا گیا۔ اس میدان میں دو لاکھ سے زائد انسانوں کا مجمع خلا بازوں کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ آزاد میدان پہنچنے کے بعد ان خلا بازوں نے "ایگل" کے نمونہ پر بنے ہوئے ماڈل کی سیڑھیوں پر چڑھ کر اور ہاتھ ہلا ہلا کر عوام کے پُرجوش خیر مقدم کا شکریہ ادا کیا۔ اس استقبالیہ تقریب کے لئے بمبئی میونسپل کارپوریشن نے خصوصی طور پر دائرہ نما سٹیج بنایا تھا جس کے ۲ دو حصے تھے۔ پہلا دائرہ چاند سے مشابہ تھا اور دوسرا زمین سے۔ خلا بازوں کی نشستیں چاند سے مشابہ اسٹیج پر تھیں۔ اور دیگر عمائدین کی نشستوں کا انتظام زمین نما سٹیج پر تھا۔ حُسنِ اتفاق سے نظارت دعوت و تبلیغ نے یومِ تبلیغ کے لئے یہی دن یعنی ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۹ء مقرر فرمایا تھا۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے تبلیغ کا نہایت نادر اور سنہرا موقعہ عطا فرمایا۔

خاکسار نے مورخہ ۲۴ر اکتوبر کے خطبۂ جمعہ میں اس روز کی تبلیغی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب سے شرکت کرنے کی درخواست کی۔

بمبئی کے موجودہ ماحول اور فضا کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہم نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ کسی قسم کے اختلافی مسئلہ پر کوئی لٹریچر تقسیم نہ کیا جائے بلکہ امنِ عالم اور اخوت و بھائی چارگی کے قیام کیلئے اسلام اور احمدیّت کے پیغام کی اشاعت کرنا ہی مناسب خیال کیا گیا۔ چنانچہ مسٹر آرمسٹرانگ نے بھی مذکورہ استقبالیہ تقریب میں جوابی تقریر کرتے ہوئے یہی کہا تھا کہ آج دُنیا میں پیغامِ امن۔ بھائی چارگی اور اور اشتراکِ باہمی کی ضرورت ہے اور ہمارے صدر (امریکہ) نے ہمیں یہی پیغام دے کر چاند پر روانہ کیا تھا۔ ہم امن کے لئے آئے ہیں۔"

احباب جماعت وقتِ مقررہ سے بہت ہی پہلے الحق بلڈنگ تشریف لائے اجتماعی دُعا کے بعد ٹھیک ساڑھے چار بجے ہم مندرجہ ذیل انگریزی کے ۲ دو ٹریکٹ یعنی *This we Believe* (ہمارے اعتقادات) ــــ اور *What Islam has done for Universal Brotherhood.* یعنی عالمی اخوت کے لئے اسلام نے کیا کیا ہے؟ اپنے ہاتھوں میں لئے آزاد میدان کی طرف روانہ ہوئے۔

اوّل الذکر ٹریکٹ میں ہمارے اعتقادات بیان کرتے ہوئے توحیدِ باری تعالیٰ۔ پیغامِ رسُول۔ قرآنی خصوصیات۔ ہر قوم میں رسول کی بعثت۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جمہوریت کا صحیح تصوّر۔ اخلاق وغیرہ امور پر اسلام کی بنیادی تعلیمات بتائی گئی تھیں۔

اور دوسرے ٹریکٹ میں عالمی اخوّت و بھائی چارگی کے لئے اسلام کے بتائے ہوئے ذرائع۔ اسلام اور حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمگیر تعلیمات پر قرآن و حدیث کے ذریعہ روشنی ڈالی گئی تھی۔

ہم سب خدّام یہ دونوں ضروری پیغام لے کر ۵ بجے آزاد میدان پہنچے۔ جہاں پر استقبالیہ تقریب شروع ہو رہی تھی۔ اور اس میں شرکت کے لئے مختلف مذاہب و اقوام سے تعلق رکھنے والے ۲ لاکھ نفوس جمع تھے۔ جوں ہی ۶ بجے یہ تقریب ختم ہوئی تو ہمارے خدّام تمام گذرگاہوں اور گیٹوں میں پھیل گئے۔ اور نہایت سلیقہ مندی اور شرافت سے تقسیم کرنے لگے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ یہ دونوں پیغام ہزاروں کی تعداد میں حاضرین میں تقسیم ہوئے۔ اس طرح نہایت خاموشی سے لیکن نہایت جواں ہمتی اور ایمان افروز جذبات سے ہمارے مخلص خدّام نے یہ تبلیغی مہم سر کی، الحمدُ للہ علیٰ ذٰلک۔

دُعا ہے کہ یہ دونوں عالمگیر پیغام سعید رُوحوں میں اثر پذیر ہوں۔ اور ہمارے مخلص خدّام کی اس کوشش کو خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور ان کے جذبۂ ایمانی کو چار چاند لگائے آمین ::

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس اُمّت کے ایک جلیل القدر بزرگ نے دہلی کی سرزمین میں آج سے قریباً چھ سو سال قبل جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ لفظاً لفظاً پوری ہو چکی ہے ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دِل میں ہو خوفِ کردگار

ربّ العالمین کے حضور دُعا

اَے ہمارے قادر و مقتدر خدا! تُو نے "تاجِ دین" (سیّدنا محمود احمد رضؓ) کو خود "ناصر الدّین" کی بشارت دی تھی نیز بتایا تھا کہ میں مصلح موعودؓ کو دوبارہ دُنیا (۳) میں بھیجوں گا۔ یعنی ایک ایسے شخص کو کھڑا کروں گا جو آپؓ کا مثیل و نظیر ہوگا اور آپؓ کے دینی مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے گا۔ سو ہماری عاجزانہ دُعا ہے کہ خلافتِ ثالثہ کے عہدِ مبارک میں اپنا یہ وعدہ جلد از جلد کمال آب و تاب سے پُورا فرما دے تا حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلے اللہ علیہ وسلّم کا لایا ہوا دین ہر برّاعظم، ہر ملک، ہر بستی، بلکہ ہر دِل میں قائم ہو جائے۔ اور باقی سب مصنوعی اور خود ساختہ ازموں کے چراغ ہمیشہ کے لئے بُجھ جائیں۔ اور ایک ہی خدا ہو اور ایک ہی پیشوا۔

آمین یا ارحم الراحمین

درخواستِ دُعا

مکرم سید بشیر الدین صاحب کا حلق کا اپریشن ہوا ہے شفایابی کے واسطے بزرگانِ جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کا لڑکا بشیر احمد دسمبر میں M.B.B.S. کا فائنل امتحان دینے والا ہے۔ عزیز کی کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کا محتاج ہوں۔

خاکسار: فضل الرحمٰن عفی عنہ۔
خوردہ (اڑیسہ)

راٹھ (یو۔پی) میں کامیاب احمدیہ صوبائی کانفرنس

(بقیہ صفحہ اوّل سے)

اور گل پوشی کی۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اسی روز مہمانوں کی آمد کثرت سے شروع ہوگئی۔ اور مغرب تک اچھی خاصی چہل پہل نظر آنے لگی۔ اور کانفرنس میں شرکت کے لئے احبابِ جماعت، قادیان بریلی۔ شاہجہانپور۔ لکھنؤ۔ کانپور۔ مودہا۔ مسکرا۔ بنواڑی۔ کونچ۔ صالح نگر۔ کمہریا۔ فتح پور۔ امروہہ۔ دہلی۔ کلکتہ اور میرٹھ سے تشریف لائے۔ مردوں کے علاوہ مستورات بھی تشریف لائیں۔

قیام وطعام کا انتظام

جملہ مہمانوں کے قیام وطعام کا انتظام مقامی جماعت کی طرف سے تسلی بخش طور پر رہا۔

انفرادی ملاقاتیں

اسی روز یعنی ۲۱ر اخاء مغرب کی نماز سے فارغ ہوکر محترم صاحبزادہ صاحب رہائش گاہ سے جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جہاں بہت سے مہمان اور غیر مسلم معززین خصوصًا شری موہن لال صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ آپ سے ملاقات کے منتظر تھے۔ جملہ احباب سے ملاقات کے علاوہ آپ دیر تک شری موہن لال صاحب ایم۔ ایل۔ اے سے محوِ گفتگو رہے۔ غیر مسلم حضرات محترم صاحبزادہ صاحب کے اخلاقِ فاضلہ سے بہت متأثر ہوئے۔ بعد فراغت آپ اپنی قیام گاہ تشریف لے گئے۔

وزیر قانون حکومت یو۔پی کی تشریف آوری

۲۲ر اخاء بمطابق ۲۲ر اکتوبر کانفرنس کا پہلا دن تھا۔ مہمانوں کی آمد جاری تھی۔ عمومی انتظامات مکمل ہوچکے تھے۔ اسی روز ہمارے اتر پردیش گورنمنٹ کے وزیر انصاف جناب سوامی پرشاد سنگھ جی ہماری کانفرنس میں شمولیت کی غرض سے دو بجے دوپہر راٹھ تشریف لائے۔ احمدیہ جلسہ گاہ کے نزدیک ہی آپ کا پُرتپاک استقبال جماعت کی طرف سے اور دیگر اہلِ راٹھ کی طرف سے کیا گیا۔ بعد ازاں آپ اپنی رہائش گاہ جو ڈاک بنگلہ راٹھ میں مقرر تھی تشریف لے گئے۔

ہمارا جلسہ گاہ

جلسہ گاہ گورنمنٹ روڈ دیزیل اسٹینڈ کے سامنے اسرار محمد صاحب اور انوار محمد صاحب کی اپنی ہما دکانوں کے احاطہ میں تیار کی گئی تھی۔ صاف ستھرا اونچا اسٹیج تیار کیا گیا۔ سامنے حاضرین کی نشست گاہ کے لئے دو رویہ کرسیاں بچھائی گئی تھیں۔ اور درمیان میں عمدہ دریوں کے فرش کا انتظام کیا گیا۔ رنگ برنگی ٹیوب لائٹس لگائی گئیں۔ قسما قسم کے قطعات آویزاں تھے۔ خوشنما جھنڈیاں جلسہ گاہ کی رونق بڑھا رہی تھیں۔ دروازوں پر اَھلًا و سھلًا و مرحبا اور خوش آمدید کے قطعات آویزاں تھے۔

بُک سٹال

جلسہ گاہ سے باہر دروازے کے قریب ہی بُک سٹال قائم کیا گیا جس میں اسلام و احمدیت کا قیمتی لٹریچر رکھا گیا۔ اسٹال کے انچارج مکرم حبیب خان صاحب کانپور اور مکرم محمد سعید صاحب انور درویش قادیان تھے۔ قیمتًا لٹریچر دئے جانے کے علاوہ مفت بھی تقسیم کیا گیا۔ دونوں روز غیر مسلم دوستوں نے کثرت سے لٹریچر خریدا اور اپنی خاص دلچسپی کا اظہار کیا۔ مکرم حبیب خان صاحب نے خاص دلچسپی۔ محنت اور توجہ سے اپنے فرائض کو انجام دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

کانفرنس کا پہلا دن

جلسہ پیشوایانِ مذاہب

اعلان کے مطابق ۲۲ر اخاء بمطابق ۲۲ر اکتوبر ساڑھے سات بجے شب کانفرنس کے پہلے روز کے اجلاس کا وقت مقرر تھا۔ ٹھیک سات بجے پنڈال کھچا کھچ بھر چکا تھا۔ جلسہ کے مہمانِ خصوصی جناب وزیر انصاف آف گورنمنٹ یو۔پی شری سوامی پرشاد سنگھ صاحب جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ خوشی میں بندوق کے فائر کئے گئے۔ اور آپ کا خیر مقدم کیا گیا۔ آپ کے ہمراہ بعض معززینِ شہر اور سرکاری افسران بھی تھے۔

ہماری احمدیہ صوبائی کانفرنس کے پہلے روز کے اجلاس کی کارروائی ٹھیک پونے آٹھ بجے شب پُر وقار ماحول میں زیرِ صدارت وزیرِ قانون شری سوامی پرشاد سنگھ صاحب آف اتر پردیش گورنمنٹ تلاوتِ کلامِ پاک سے شروع ہوئی۔ جو مکرم مولوی محمد اکبر صاحب آف کانپور نے کی۔ جس وقت قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی تھی عجیب روحانی سماں تھا۔ قریبًا ڈیڑھ پونے دو ہزار کا مجمع پوری خاموشی اور کامل توجہ کے ساتھ کلام پاک کو سن رہا تھا۔ حاضرین میں اکثریت ہمارے غیر مسلم بھائیوں کی تھی۔ جن میں شری برہمانند جی ساتھ ایم۔پی۔ شری موہن لال ایم۔ ایل۔ اے۔ شری رام گوپال گپتا صدر ضلع پریشد۔ شری لکشمی نرائن آنند پروفیسر مودہا کالج۔ شری سریندر دت باجپئی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

گیتا اور وید کی نیک تعلیمات

تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد ہمارے غیر مسلم دوست جناب کملا کانت ترپاٹھی نے ہندو مذہب کی تعلیم کی بعض خوبیوں کے سلسلہ میں گیتا جی اور وید کے شلوک اور منتر سنسکرت زبان میں پڑھے ازاں بعد ان کی ہندی زبان میں تشریح و توضیح بیان فرمائی۔ جس کا خلاصہ یہی تھا کہ انسان کو اپنے پرم پتا پرماتما کو پہچاننا چاہیئے۔ اور اسی سے اپنا تعلق قائم کرنا چاہیئے۔ اور اس کی مخلوق سے بھی محبت اور انسانیت کا برتاؤ کرنا چاہیئے۔

گورو گرنتھ صاحب کی تعلیمات

محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل نے گورو بابا نانک جی مہاراج کی تعلیمات کو بیان کرنے کے لئے ایک گیانی صاحب کو دعوت دی تھی۔ لیکن وہ بوجہ مجبوری کا وقت پر تشریف نہ لا سکے۔ چنانچہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے بابا نانک جی کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ آپ نے گرنتھ صاحب کے شلوک "اوّل اللہ نور اوپایا قدرت دے سب بندے" کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ نور ہی کا نور ہے۔ اور ساری مخلوق اسی کی ہے۔ اسی ایک معبود کی سب کو عبادت کرنی چاہیئے۔ اس کی مخلوق سے پیار اور محبت کرنے کے نتیجہ میں خدا ملتا ہے۔ مکرم خادم صاحب نے بتایا کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ نے واضح فرمایا ہے کہ ہر تاریکی اور ظلمت کے وقت خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے مبعوث ہوتے رہے اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے یہ سب بزرگ عزت اور احترام کے لائق ہیں۔

فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ اشعار جو آپؑ نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں فرمائے ہیں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

سپاسنامے

جلسہ کی ابتدائی کارگزاری کی تکمیل کے بعد جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش کی طرف سے وزیر قانون کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا جو مکرم سیکرٹری صاحب جماعتِ احمدیہ راٹھ جناب انوار محمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

سپاسنامہ میں آنریبل وزیر قانون کا تہِ دل سے شکریہ ادا کیا گیا کہ جماعت کی دعوت پر وہ اس پچھڑے ہوئے علاقہ میں سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے تشریف لائے اور آپ کی تشریف آوری پر جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا گیا۔ اور جلسہ کی صدارت فرمانے پر مکرر شکریہ ادا کیا گیا۔

(۲) — دوسرے نمبر پر ایک سپاسنامہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جو شری موہن لال صاحب ایم۔ ایل۔ اے راٹھ نے خود اپنی طرف سے اور اہلِ راٹھ کی جانب سے پیش کیا۔ آپ نے ہندی زبان میں محترم صاحبزادہ صاحب کے راٹھ میں تشریف لانے پر اظہارِ امتنان کیا اور فرمایا کہ ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے آپ کا شکریہ ادا کریں۔ ہم آپ کے بڑے احسان مند ہیں اور بار بار آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ نے کہا "آپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے پوتے ہیں جو کہ پنجاب پرانت کی ایک بستی قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے خدائی حکم کے مطابق سچی پرارتھنا۔ الہام اور روحانی تعلیم کے ذریعہ دیش واسیوں کو خواہ وہ ہندو مسلم۔ سکھ۔ عیسائی کسی بھی مذہب کے ہوں جیون کے مقاصد سمجھائے اور انہیں نیک مقاصد کو پورا کرنے کے لئے احمدیہ جماعت کی استھاپنا کی۔ ہمارے معزز مہمان، صاحبزادہ وسیم احمد صاحب بھی اسی مشن کو پورا کرنے میں اپنا تن۔ من۔ دھن لگائے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ملک کو اس قسم کی روحانی تعلیم کی بیحد ضرورت ہے۔ ہمیں امید ہے کہ خدا آپ کو اپنے کام میں کامیابی دیگا۔ اور دنیا سے نفرت اور مذہبی جھگڑے ختم ہوکر انسانی ہمدردی پیدا ہو جائے گی۔

شری موہن لال صاحب ایم ایل اے نے سپاسنامہ پیش کرنے سے قبل فرمایا کہ قبل اس کے کہ سپاسنامہ پیش کروں آپ سے چند باتیں عرض کرنی چاہتا ہوں۔ اگرچہ ہمارا یہ علاقہ پچھڑا ہوا ہے لیکن اس میں بہت سی خوبیاں بھی پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ علاقہ دھرم کو ماننے والا ہے۔ یہاں کے رہنے والے مذہب کے نام پر آپس میں کبھی نہیں لڑتے جھگڑتے۔

محترم صاحبزادہ صاحب کا افتتاحیہ خطاب

سپاسنامہ پیش ہونے کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے معزز حاضرین سے یوں خطاب فرمایا:

جناب سوامی جی، ایم۔پی صاحب۔ پبلک کی سیوا کرنے والے بزرگ اور حاضرین کرام، بہنو اور بھائیو! یہ کانفرنس جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی کی طرف سے منعقد ہو رہی ہے۔ یہ کانفرنس کوئی پہلی کانفرنس نہیں۔ اس قسم کی کانفرنسیں اس صوبہ کی احمدیہ جماعتیں پہلے بھی مختلف مقامات پر کر چکی ہیں۔ نہ صرف اسی صوبے کے احبابِ جماعت بلکہ دیگر صوبوں

میں بھی ہماری جاعتیں جماعتی صوبائی نظام کے تحت اس قسم کی مذہبی اتحاد و محبت کی فضا پیدا کرنے کے لئے کانفرنسیں منعقد کرتی ہیں اور ہمارا یہ طریق ملکی تقسیم سے پہلے سے چلا آرہا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے ہندوستان میں مختلف الخیال مذہبی لوگوں کو رنگا رنگ کے پھولوں سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اختلافِ رنگ دیکھو بھی قدرت کا ایک حسن اور اس کی جلوہ گری ہے۔ مگر اس اختلاف کو محبت و الفت کا ذریعہ بنانا زیادہ اچھا ہے، بمقابلہ نفرت اور دُوری کے۔ محبت محبت پیدا کرتی ہے اور نفرت سے بُعد اور دُوری پیدا ہوتی ہے۔ اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ حکمت، دانائی اور عقلمندی کی بات مومن کی گمشدہ متاع ہے جہاں بھی اس کو پائے حاصل کرلے۔ اگر ایک سچا مسلمان ایسا نہیں کرے گا تو وہ پیچھے رہ جائے گا۔ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنی جماعت کو اس بات کی خصوصیت سے تلقین کی۔ مگر افسوس کہ اس وقت کی دوسری دنیا اس مفید بات کو اپنانے کے لئے تیار نہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ ہر مذہبی پیشوا کی عزت کرتی ہے۔ قرآن کریم میں جتنے انبیاء کا ذکر ہے ان کے علاوہ شری کرشن جی مہاراج اور سری رام چندر جی کو بھی ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے نیک بندے اور بزرگ یقین کرتی ہے۔ اسی عقیدہ کے مطابق ہی کسی کی محبت حاصل کی جاسکتی ہے۔ جماعت احمدیہ مذہبی جبر کی قائل نہیں اس لئے کہ طاقت اور زور سے زبان تو بند کی جاسکتی ہے لیکن محبت پیدا نہیں کی جاسکتی۔ جماعتِ احمدیہ باہمی محبت و الفت پیدا کرنے کی قائل ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جو سچا ہے اس دنیا میں تھوڑا بہت، دکھ ضرور اٹھاتا ہے۔ مگر انجام اسی کا اچھا ہوتا ہے۔ مقدس بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مخلوق کو خدا کا کنبہ قرار دیا ہے۔ جب ہمارے ملک کے رہنے والے لوگوں کے وسیع خیالات بھی اسی قسم کے ہوجائیں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ جھگڑا ہو۔ یہ تعلیم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے پیش کی۔ جن کے روحانی زمانہ کے بارہ میں ویدک دھرم، یہودیت، اور عیسائیت اور سکھ مذہب میں پیشگوئیاں ہیں۔ جہاں بتایا گیا ہے کہ اس وقت دنیا ایک ہوجائے گی۔ چنانچہ سائنس کی زبردست ترقی کے نتیجہ میں ہم اس بات کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ اگر آج یہاں ٹیلی ویژن کا انتظام ہو تو میری اور آپ کی تقریریں ہزاروں میل دور امریکہ میں سُنی جائیں۔ سو یہی وقت ہے جب ایک روحانی رہنما ظاہر ہونا، جو دنیا کی سب قوموں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرکے اتحاد، محبت، پیار اور بین الاقوامی یکجہتی کا سبق دیتا۔ سو وہ مبارک وجود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہے۔ جنہوں نے دنیا کو امن کا پیغام دیا۔ ہمارے ملک میں اس چیز کی بہت ضرورت ہے کہ ہم آپس میں محبت پریم اور اتحاد سے رہیں۔ ہمارے ملک میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ ترقی کے ہر قسم کے ذرائع موجود ہیں۔ پس ہم ایسے کام کریں جس سے ہمارے ملک کی ترقی ہو۔ مذہبی جھگڑوں سے ملکی ترقی رکتی ہے۔ اور یوں کرنا اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔ آپ ان باتوں کی قدر کریں۔ اور ان کو ہمیشہ یاد رکھیں، اور ان کو کبھی نہ بھولیں۔

آپ نے سپاسنامہ پیش کرنے پر اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ جس طرح پر آپ نے راقم کے احمدی دوستوں کو پایا یہی جماعتِ احمدیہ کی خصوصیت اور امتیاز ہے۔ اور سارے ملک میں اسی نیک تغیر کی ہم سب امید کرتے ہیں۔

افتتاح

اس کے بعد آپ نے فرمایا اُسی خدائے واحد دیگانہ کے نام کے ساتھ جو بڑا ہی بابرکت ہے اس کانفرنس کا آغاز کرتا ہوں اور نیک انجام کی توقع کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور ان کاموں میں برکت ڈالے آمین۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلی تقریر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر خاکسار منظور احمد نے کی۔ اس عاجز نے آنحضرت صلعم کی قوتِ قدسیہ، تعلق باللہ اور آپ کے اخلاقِ فاضلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ دورانِ تقریر عاشق رسول حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے وہ اشعار جو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ اور تعریف میں ارشاد فرمائے ہیں پڑھ کر تشریح کی اور آخر میں مشہور عالم جارج برناڈ شا کا وہ اقتباس جس میں انہوں نے اسلام اور بانیٔ اسلام کی مدح سرائی فرمائی ہے۔ پڑھ کر سُنایا۔

شری برہمانند جی ممبر پارلیمنٹ کی تقریر

دوسری تقریر شری برہمانند جی ممبر پارلیمنٹ کی ہوئی آپ ایک معمر اور جہاندیدہ سیاست دان ہیں اور نہایت سادہ وضع قطع کے مالک گیروا لباس پہنتے ہیں۔ پہلے آپ نے اس طرح کے مذہبی جلسہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اس کے بعد کہا کہ امن صرف دھرم کے ذریعہ ہی قائم ہوسکتا ہے۔ اگر ہم دھرم کو نہیں مانتے تو ہم جانوروں کی طرح ہیں جو نیکی اور بدی میں تمیز نہیں کرسکتے۔ دھرم انسان کو اعلیٰ اخلاقی زندگی گزارنے کا راستہ بتاتا ہے۔ آپ نے مذہبی نقطۂ نگاہ سے باہمی اختلافات کو ہوا دینے کی مذمت کی۔ اور اپنی شگفتہ طبیعت کے نتیجہ میں مجلس کو بھی شگفتہ بنادیا۔ آخر میں شری برہمانند جی نے فرمایا کہ ایسے جلسے ہمیشہ ہونے چاہئیں۔ یہ جلسہ بڑا سُندر ہے۔

نظم

اس تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے یوگیراج شری کرشن جی مہاراج کی مہما میں جناب فیض مینائی صاحب کی نظم پڑھی جس کا پہلا مصرعہ یہ تھا ؎

گوکل والے شیام کنہیا

اسلام کی پُرامن تعلیم

بعد ازاں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب انچارج مبلغ دہلی صدر استقبالیہ کمیٹی صوبائی کانفرنس نے عنوانِ بالا پر مبسوط تقریر فرمائی آپ کی تقریر گیتا کے شلوکوں اور وید منتروں پر مشتمل تھی۔ آپ نے فرمایا جس زمانہ میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ اس میں ہر شخص امن و شانتی کا متلاشی ہے کہ کہیں شانتی اور امن مل جائے۔ لیکن سب پریشان ہیں کہ شانتی ملتی نہیں۔ یاد رکھیں شانتی راج نیتک والے قائم نہیں کرسکتے بلکہ امن کا قیام خدا تعالیٰ کے ہادی ہی کر سکتے ہیں۔ انسان اور حیوان میں کیا فرق ہے۔ دھرم کے اصولوں پہ عمل کرنے والا انسان ہے اور ان اصولوں پر نہ چلنے والا حیوان۔ آپ نے بتایا کہ ہمیں ایک دوسرے کی مذہبی کتابوں اور تعلیمات کو جاننا چاہیئے تاکہ ہم ایک دوسرے سے واقف ہو کر قریب ہوسکیں۔ اور باہمی تلخی ختم ہو جو اجنبیت سے پیدا ہوتی ہے۔

شری رام گوپال گپتا صدر ضلع پریشد

نے اپنی مختصر تقریر میں کہا کہ دُنیا میں جتنے مذاہب پائے جاتے ہیں ان سب کا یہی مقصد ہے کہ انسان اعلیٰ اور بلند اخلاق کا مالک ہو اور اونچا اٹھے۔ اصولی تعلیم کے لحاظ سے سب مذاہب ایک ہیں۔ مذہبی جھگڑے محض ناسمجھی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہر مذہب میں جتنی اچھی چیزیں ہیں اُن کو اپنایا جائے اور ان کی قدر کی جائے۔

پروفیسر شری لکشمی نرائن آنند جی

نے تقریر کرتے ہوئے سب سے پہلے ایسے روحانی اجتماع اور مذہبی کانفرنس کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور بتایا کہ ہمارے دیش میں ایسے سمیلنوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ آپ نے پانچ ہزار سال قبل کے تاریخی زمانہ پر روشنی ڈالی اور مذہبی تعلیمات پر عمل کرنے کے سلسلہ میں یدھشٹر اور دریودھن کا ایک واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ وید گیتا اور دیگر مذہبی کتب کے پڑھنے کا تقاضا ہے کہ انسان ان کی نیک اور سچی تعلیمات پر عمل کرے۔ آپ نے عملی اور بے عملی زندگی کا فرق بیان کرتے ہوئے چند پُرلطف اشعار بھی سُنائے۔

شری امر یندر دت باجپئی صاحب

نے فرمایا کہ آپ سب کو اس مقدس سمیلن کے مقصد کو سمجھ لینا چاہیئے۔ جب آپ اس کے اہم مقصد کو سمجھ لیں گے تو آپ بہت خوشی محسوس کریں گے۔ انسان شانتی چاہتا ہے اور شانتی راج نیتک نہیں دے سکتا۔ شانتی صرف دھرم ہی دیتا ہے۔ سارے دھرم ایک ہی چیز بتاتے ہیں۔ صرف نام کا فرق ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم انسان کو انسان سمجھیں اور ایک دوسرے کا دکھ درد بٹائیں اور دوسروں کے کام آئیں۔

آنریبل وزیر قانون کی تقریر

آنریبل سوامی پرشاد سنگھ جی وزیر قانون یو۔ پی گورنمنٹ نے جو اس اجلاس کی صدارت فرمارہے تھے، فرمایا — میں ایک ایسے سمیلن میں بھاگ لے رہا ہوں جس کا تعلق راج نیتی سے نہیں ہے بلکہ یہ ایک خالص دھارمک سمیلن ہے۔ دھرم ایک اچھی چیز ہے لیکن آج جدھر دیکھئے ہندو مسلم جھگڑے شیعہ سُنی جھگڑے۔ اور طرح طرح کے جھگڑے ہو رہے ہیں۔ حالانکہ کوئی مذہب بھی جھگڑے کی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ لوگوں کی اپنی غلطی ہے کہ مذہب کو جھگڑے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ دھرم کوئی بُرا نہیں لیکن کسی دھرم کو دوسرے پر زبردستی لاگو کرنا نامناسب ہے۔ راج نیتک میں بڑے بڑے نیتا لمبی لمبی تقریریں کرتے ہیں پر عمل نہیں کرتے۔ اصل عمل کی ضرورت ہے جو کہتے ہیں ان پر ان کا عمل نہیں ہوتا۔ حالانکہ انسان جو دوسروں کو کہے خود اس پر عمل بھی کرے۔ تبھی کامیابی ملتی ہے۔

آپ نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے جو میری قدر و منزلت کی ہے اور مجھے عزت کی جگہ دی ہے میں آپکا بہت بھاری شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جب بھی آپ ایسے سمیلن کریں تو مجھے ان کی اطلاع دیں۔ میں ضرور آؤں گا۔ میں خصوصیت کے ساتھ جماعت احمدیہ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میری نیک، اور دلی دعائیں اس پوتر جماعت

کے ساتھ ہیں۔

اس کے بعد مکرم انوار محمد صاحب سیکرٹری جماعتِ احمدیہ راؤڑ نے جماعت کی طرف سے جملہ معزز مہمانوں اور حاضرین جلسہ اور مقررین حضرات کا تہِ دل سے شکریہ ادا کیا۔

اس طرح پہلے روز کا اجلاس ٹھیک بارہ بجے شب نہایت خوشگوار فضا میں بخیر و خوبی برخواست ہوا۔ فالحمدُ للّٰہِ علیٰ ذٰلک۔

خدامِ کانپور و راؤڑ

صوبائی کانفرنس کے جملہ انتظام و انصرام کے لئے جماعتِ احمدیہ کانپور کے آٹھ دس خدام اپنے قائد صاحب کی نگرانی میں ایک ہفتہ پیشتر راؤڑ پہنچ کر مشغولِ عمل ہو چکے تھے۔ خدام کانپور نے جس خلوص، محنت۔ تندہی و جانفشانی سے۔ رات دن ایک کرکے محض للہ اس خدمت کو انجام دیا وہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ نہایت خندہ پیشانی سے بڑھ بڑھ کر اپنے مفوضہ اُمور کو انجام دینے میں مصروف رہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی خدمات کو قبول فرماتے ہوئے مزید نیکیوں میں سبقت لے جانے کی توفیق و سعادت عطا فرمائے آمین۔

کانپور کے خدام کے علاوہ مقامی خدام مکرم عبدالرحیم صاحب۔ مکرم نور محمد صاحب۔ مکرم محمد ناصر صاحب۔ مکرم محمد یوسف صاحب۔ مکرم وزیر محمد صاحب۔ مکرم محمد اکرام صاحب اور مکرم دیدار محمد صاحب نے بھی نہایت محنت اور جانفشانی سے حقِ خدمت ادا کیا۔

اسی طرح مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس آف شاہجہانپور۔ محترم محمد عقیل صاحب قریشی آف شاہجہانپور مکرم محمد ناصر صاحب قریشی آف بریلی۔ مکرم مستری منظور احمد صاحب درویش قادیان۔ مکرم فتح محمد صاحب درویش قادیان مکرم مستری عبدالغفور صاحب قادیان۔ مکرم محمد سلیم صاحب، اور مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش قادیان نے بھی محنت اور اخلاص سے مہمانوں کی خدمت کی۔ جزاھُم اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ ⁂ ——— (باقی)

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ ...... بقیہ صفحہ ۲

رکھتا ہے۔ اس کی یہ تاثیرات اُسی کے لئے ظہور پذیر ہوتی ہیں جو ان کے لئے مناسب حد تک سعی اور کوشش بھی کرتا ہے۔ خدا کرے کہ یہ رمضان ہمارے لئے ہر قسم کی برکات کا باعث ہو۔

ان مبارک ایام میں اسلام و احمدیت کے عالمگیر رُوحانی غلبہ کے لئے خصوصیت سے دعائیں کریں۔ سلسلہ کو جو مشکلات درپیش ہیں وہ اس کے فضل سے جلد دُور ہوں۔ سلسلہ کے دونوں مراکز میں بسنے والوں کے لئے دعا کریں۔ اور ساری جماعت کے جمیع افراد کے لئے جہاں جہاں بھی وہ ہیں اللہ تعالیٰ اُن کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو خدا کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو آمین ⁂

اِعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مورخہ ۵ ؍ نبوت ۱۳۴۸ ہش (نومبر ۱۹۶۹ء) کو بعد نمازِ مغرب مسجد مبارک میں میرے بھائی عزیز محمد یوسف صاحب گجراتی درویش کی بیٹی عزیزہ امۃ النصیر صاحبہ کا نکاح عزیز مرزا محمد اکرام ولد مرزا محمد اسماعیل صاحب آف چمن پاکستان بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ خطبۂ نکاح میں محترم صاحبزادہ صاحب نے درویشان کو اپنی اولاد کے رشتہ ناطہ میں مشکلات اور اپنے دوسرے رشتہ داروں سے دُور رہ کر غیر معمولی قربانی کرنے کا ذکر فرمایا۔ اسی طرح آپ نے واضح فرمایا کہ جس بچے کے نکاح کا اس وقت اعلان کیا جارہا ہے یہ مرزا محمد ادریس صاحب واقفِ زندگی مبلغ بورنیو و افریقہ کا چھوٹا بھائی ہے۔ فریقین ہی احبابِ جماعت کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے موجبِ برکت بنائے اور مثمرِ ثمراتِ حسنہ ہو آمین۔

خاکسار: برکت علی انعام درویش قادیان۔

درخواستِ دُعا خاکسار امسال ٹی۔ ڈی۔ سی پارٹ فرسٹ کے امتحان میں شریک ہونے والا ہے۔ جملہ احبابِ جماعت اور درویشانِ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خدمتِ سلسلہ کی توفیق دے آمین۔ خاکسار میر عبدالحمید رفیق یاری پورہ کشمیر۔

چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں اب صرف سوا مہینہ باقی ہے۔ امید ہے کہ احبابِ جماعت اس میں شرکت کی تیاری کر رہے ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو اس اجتماع میں شرکت کی توفیق عطا کرے آمین۔

احباب کو علم ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں سے ہے۔ جس کی شرح ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ سال میں ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے اخراجات کیلئے ادا کرنا ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ متعدد مرتبہ تاکید فرماتے رہے ہیں کہ اس چندہ کی پُوری ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہوجانی چاہیئے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے اخراجات میں سہولت ہو سکے۔ حضورؓ نے فرمایا:۔

"میں یہ تحریک کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ کے چندہ جمع کرنے میں دوست ہمت سے کام لیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کے لئے پہلے سے انتظام کیا جا سکے۔ اصل میں تو چندہ جلسہ سالانہ سال کے شروع میں ہی دینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر اجناس وقت پر خرید لی جائیں تو اُن پر بہت کم خرچ آتا ہے۔"

سالِ رواں میں اب تک جو آمد ہوئی ہے وہ متوقع بجٹ آمد کا $\frac{1}{4}$ حصہ کے قریب ہے اور اصل اخراجات جلسہ سالانہ سے بہت کم ہے۔ لہٰذا ایسے دوست اور ایسی جماعتیں جن کے ذمہ ابھی تک اس چندہ کی رقوم قابلِ ادا ہوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ توجہ فرماکر جلد بقایا چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرمادیں۔

عہدیداران کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے دوستوں کے ذمہ بقایا چندہ جلسہ سالانہ کا جائزہ لے کر بقایا دار دوستوں سے وصولی کی طرف جلد از جلد توجہ فرمادیں۔

زکوٰۃ

ادائیگیٔ زکوٰۃ ایک شرعی فریضہ ہے

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ شروع ہوچکا ہے۔ بلکہ اس کے مبارک ایام میں سے چند یوم گذر بھی گئے ہیں۔ صاحبِ نصاب احباب اس بابرکت مہینہ میں زکوٰۃ کی رقوم بھجوایا کرتے ہیں۔ لہٰذا صاحبِ نصاب احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس شرعی فریضہ کی طرف جلد توجہ فرمادیں۔ اگر ہمارے دوست اور ہماری بہنیں صحیح جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب افرادِ جماعت کو اپنے فضل سے مالی قربانی اور خدمتِ سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

قادیان میں نمازِ تراویح اور درس القرآن کا انتظام

قادیان۔ مقامی طور پر حسبِ دستورِ سابق رمضان شریف کے شروع ہوتے ہی ہر دو مرکزی مساجد میں نمازِ تراویح کا انتظام جاری ہے۔ یعنی مسجد اقصیٰ میں بعد نمازِ عشاء مکرم حافظ الدین صاحب اور مسجد مبارک میں سحری کے وقت مکرم مخدوم حسین صاحب پڑھاتے ہیں۔ بعد نمازِ فجر [illegible] میں حدیث شریف کا درس جاری ہے۔ اور نماز ظہر تا عصر مسجد اقصےٰ میں قرآن کریم کا درس ہو رہا ہے۔ پہلے پانچ روز مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ درس دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب احبابِ جماعت کو رمضان شریف کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق دے اور قرآنی علوم سے منوّر فرمائے آمین ⁂

درخواستِ دعا میری اہلیہ صاحبہ کا اپنڈے سائیٹس کا آپریشن ہونے والا ہے کامیاب آپریشن اور کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز خاکسار بعض پریشانیوں سے دوچار ہے ان کے ازالہ کے لئے دردمندانہ دعاؤں کا خواستگار ہے۔ خاکسار شریف احمد (بہار)

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاقِ مال

از محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ شروع ہوچکا ہے۔ اِس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزہ کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد یا عورت بیمار ہو اور ضعفِ پیری یا کسی دُوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے "فِدْیَۃُ الصِّیَام" ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔

از رُوئے شریعت اصل فِدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ لیکن یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو مَیں ایسے معذور دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلانِ ہذا گزارش کروں گا کہ اُن میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے سی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرمائیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگیٔ فرض بھی ہو جائے گی اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔

فِدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں روزہ رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنّتِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ مَیں نے رمضان المبارک میں نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ پس قربِ الٰہی میں ترقی کے لئے احباب کرام کو اس نیکی کی طرف بھی خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس نیکی کے بجا لانے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور رمضان المبارک کی بے پایاں برکات سے بڑھ چڑھ کر متمتع ہونے کی سعادت بخشے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن ۔

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا اٹھترواں

عظیم الشان جلسہ سالانہ

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ رفتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ ردسمبر ۱۹۶۹ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی منظوری اور اجازت سے اٹھترویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کی تاریخیں ۱۸، ۱۹، ۲۰ رفتح ۱۳۴۸ ہش بمطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ ردسمبر ۱۹۶۹ء رکھی گئی ہیں۔ جملہ عہدیدارانِ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغینِ کرام احبابِ جماعت کو مذکورہ تاریخوں سے مطلع کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہوسکیں۔

ناظرِ دعوۃ و تبلیغ قادیان

چندہ وقفِ جدید

کی

سوفیصدی ادائیگی کرنیوالی جماعتوں کی فہرست زیرِ ترتیب ہے

جماعتِ احمدیہ ہندوستان کی جملہ جماعتوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کا جائزہ لے کر وقفِ جدید کے چندوں کی وصولی کی رفتار کو تیز کر دیں۔ جس قدر وعدہ جات جماعتوں نے ارسال کئے تھے ان کی تکمیل کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ کیونکہ مؤمن کا وعدہ ایسا ہی یقینی ہوتا ہے گویا نقد ادائیگی ہوگئی۔ اسلئے اپنے وعدہ کو مومن کا وعدہ ثابت کریں۔

چندہ وقفِ جدید کی سوفیصدی ادائیگی کرنے والی جماعتوں کی فہرست زیر ترتیب ہے۔ وہ جماعتیں جن کے وعدے سوفیصدی یا پچانوے فیصدی ادائیگی کی اطلاع دفتر میں پہنچ جائیگی۔ یا رقم داخلِ خزانہ ہوجائے گی ان جماعتوں کے نام صدر و سیکرٹریانِ مال۔ اعزازی کارکنان وقفِ جدید کے اسمائے گرامی بغرض دعاء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں دفتر کی طرف سے نومبر کے مہینہ میں پیش کر دئے جائیں گے انشاء اللہ۔

احبابِ کرام اس نادر موقعہ سے خاطرخواہ فائدہ اٹھا کر مستفید ہوں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ترسیلِ زر

اور دیگر انتظامی اُمور کے بارے میں مینیجر اخبار بدر کو تحریر کیجئے۔ البتہ مضامین کے لئے ایڈیٹر سے رابطہ پیدا کیجئے۔

(ایڈیٹر)

رمضان المبارک کی آمد

جماعتوں میں درس القرآن۔ نماز باجماعت اور تراویح کا خاص انتظام ہونا چاہیئے!

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ شروع ہوچکا ہے۔ احباب اور جماعتوں کو اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فیضیاب ہونا چاہیئے۔ ہر جماعت خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی، اس میں نماز باجماعت۔ تراویح اور درسِ قرآن مجید کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہیئے۔ مبلغینِ کرام رمضان میں حتی الوسع دَورہ نہ کریں بلکہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں اگر جماعت بڑی ہو، تو درس اور دُوسری باتوں کا انتظام کریں۔ ورنہ اپنے حلقہ کی کسی بڑی جماعت میں قیام کر کے ان اُمور کا اہتمام کریں۔ جن جماعتوں میں مبلغین نہیں ہیں ان جماعتوں کے پڑھے لکھے دوستوں میں سے کسی کو تفسیر کبیر سے یا کم از کم تفسیر صغیر سے پڑھ کر درس دینے کے لئے مقرر کیا جائے۔ امید ہے کہ جملہ احباب مذکورہ امور کا التزام فرمائیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ــــــ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

فون نمبرز 23—1652 / 23—5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینیئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کیلئے دستیاب ہوسکتی ہیں۔ ـــــ!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★ آفس و فیکٹری ۱۰- پریسوارام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۴۴-۳۲۷۲

★ شو رُوم ۲/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۳۴-۰۴۰۱

★ تار کا پتہ گلوب ایکسپورٹ "GLOBE EXPORT"